روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 7 جولائی 2010ء 24 رجب 1431 ہجری 7 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 143

اس کا خالق

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے ایک مرتبہ فرمایا۔ میں نے ایک مضبوط قلعہ دیکھا۔ جو صاف اور چکنا بنا ہوا تھا۔ اس میں کوئی شگاف نہ تھا اس کی شکل ایسی تھی جیسے پگھلی ہوئی چاندی ہوتی ہے اور اندر سے اس کی صورت سونے کی مانند تھی۔ اس قلعہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ اس سے ایک جانور نکل پڑا۔ جس کی آنکھ، کان سب موجود تھے۔ یہ قلعہ انڈہ ہے جس کا خول چاندی کی مانند ہے۔ اس سے جو زردی نمودار ہوتی ہے وہ سونے کی مانند ہے اس سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے اس کا خالق بجز خدا کون ہے؟

(خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا اسلامی تصور ص 20)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض امور ایسے بھی ہیں کہ وہ انسان کے جسم یا روح کے واسطے مضر ہوتے ہیں خواہ انسان سمجھے یا نہ سمجھے۔ بعض امور ایسے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ان کے واسطے نہ بھی حکم دیتا تو بھی وہ مضر ہی تھے طب جسمانی میں بھی بعض گناہ رکھے گئے ہیں۔ قواعد طب کا علم نہ ہونا عذر نہیں ہوسکتا اس شخص کے واسطے جو خلاف ورزی قواعد طب کرتا ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ ہو تو ڈاکٹروں اور اطباء سے پوچھ لو۔ یاد رکھنے کے لائق نکتہ یہی ہے کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جن کے کرنے سے سچی پاکیزگی اور تقویٰ طہارت سے انسان دور جا پڑے۔ خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے۔ پس خدا سے دوری اور الگ ہونا بھی گناہ اور باعث دکھ اور رنج ومصیبت ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے۔ اگر بعض امور میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ تو دوسری طرف اکثر حصہ گناہ کا دنیا میں مشترکہ طور سے مسلّم ہے۔ جھوٹ، چوری، زنا اور ظلم وغیرہ ایسے امور ہیں کہ تمام مذہب وملت کے لوگ مشترکہ طور سے ان کو گناہ ہی یقین کرتے ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جو خدا سے بعید کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیس کے خلاف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ذاتی تقاضے کے برخلاف اور فطرت انسانی کے واسطے مضر ہیں وہی گناہ ہیں۔ ہر انسان گناہ کو محسوس کرتا ہے دیکھو جب کوئی کسی بے گناہ کو طمانچہ مارتا ہے اور جانتا ہے کہ میرا حق نہیں کہ ایسا کروں۔ وہ آخر ایک وقت جب ٹھنڈے دل سے بیٹھے گا اپنے دل میں خود نادم اور شرمندہ ہوگا اور محسوس کرے گا کہ میں نے بُرا کیا۔ ایک انسان جو کسی بھوکے کو کھانا دیتا ہے۔ پیاسے کو پانی پلاتا ہے، ننگے کو کپڑا پہناتا ہے وہ اپنے اندر ہی اندر ایک قسم کا احساس پاتا ہے کہ میں نے نیکی کی اور اچھا کام کیا۔ انسان کا دل اور کانشنس نور ایمان ہر کام کے وقت اس کو معلوم کرا دیتا ہے کہ آیا اس نے ثواب کیا یا گناہ کیا۔

شیطان کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی سرشت اور بناوٹ میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ اس واسطے رکھی گئی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں پڑ کر بصورت کامیابی قرب الٰہی کا مستحق ہو۔ ان دو قوتوں میں سے ایک قوت نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی طرف بلاتی ہے۔ نیکی کی طرف کھینچنے والی قوت کا نام مَلَک یا فرشتہ ہے اور بدی کی طرف بلانے والی قوت کا نام شیطان ہے یا بالفاظ دیگر یوں سمجھ لو کہ انسان کے ساتھ دو قوتیں کام کرتی ہیں ایک داعی خیر اور دوسری داعی شر۔ اگر کسی کو شیطان اور فرشتہ کا لفظ گراں گذرتا ہے تو یوں سمجھ لے انسان میں دو قوتوں سے تو کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ نے کسی بدی کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے جو کیا خیر ہی خیر کیا ہے۔

دیکھو اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی۔ نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گناہ کے وجود سے ہی نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو زنا کا موقعہ ملتا ہے اور اس میں طاقت موجود ہے اور پھر وہ گناہ سے بچتا ہے تو اس کا نام نیکی ہے۔ اگر کسی کو چوری اور ظلم وغیرہ گناہ کے مواقع ملتے ہیں اور پھر وہ اس کے کرنے پر قادر بھی ہو۔ بایں ہمہ وہ ان کا ارتکاب نہ کرے اور اپنے آپ کو بچاوے تو وہ نیکی کرتا ہے۔ گناہ کا موقعہ اور قدرت پا کر گناہ نہ کرنا یہی ثواب اور نیکی ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 622)

ضرورت خواتین اساتذہ وکارکنان

(مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول)

مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں انٹرمیڈیٹ کلاسز کے لئے نظارت تعلیم کو مندرجہ ذیل مضامین کیلئے ایسی احمدی خواتین اساتذہ ودیگر عملہ کی ضرورت ہے جو وقف کے جذبے کے ساتھ خدمت کا شوق رکھتی ہوں۔ مذکورہ اہلیت کی حامل احمدی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ/ امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول اور شناختی کارڈ کی کاپی مورخہ 25 جولائی 2010ء تک نظارت تعلیم میں جمع کروا دیں۔ واقفات نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتی ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔ تجربہ اضافی قابلیت تصور ہوگی۔

(درخواست میں مکمل ایڈریس اور ٹیلی فون نمبر ضرور تحریر کریں)

آسامی	قابلیت
1۔انگریزی	ایم اے انگلش
2۔میتھ	ایم ایس سی میتھ
3۔اردو	ایم اے اردو
4۔بیالوجی	ایم ایس سی بیالوجی
5۔فزکس	ایم ایس سی فزکس
6۔کیمسٹری	ایم ایس سی کیمسٹری
7۔مطالعہ پاکستان	ایم اے پاکستان سٹڈیز
8۔اسلامیات	ایم اے اسلامیات
9۔اسسٹنٹ لائبریرین	بی اے + لائبریری سائنس میں ڈپلومہ ۔ لائبریری سنبھالنے کی اہلیت
10۔لیب اٹنڈنٹ	ایف ایس سی
11۔کلرک (خواتین)	ایف اے/ بی اے
12۔مددگار کارکن	ایک مرد۔ایک خاتون
13۔خاکروبہ	ایک آسامی
14۔سیکیورٹی گارڈ	ایک آسامی ترجیحاً (ریٹائرڈ فوجی۔ ذاتی اسلحہ)

(نظارت تعلیم)

مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 26واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 26واں جلسہ سالانہ مورخہ 18 تا 20 دسمبر 2009ء آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت آبی جان Abidjan میں منعقد ہوا جلسہ کا انتظام ایک سکول کی عمارت میں کیا گیا۔

18 دسمبر 2009ء کو دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد اور بعد نماز فجر درس القرآن سے ہوا۔ اسی دن جلسہ گاہ کے وسیع پنڈال میں امیر و مشنری انچارج مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز ظہر و عصر پڑھائی۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ افتتاح 4 بجے لوائے احمدیت اور آئیوری کوسٹ کا قومی پرچم لہرانے کی سادہ اور پروقار تقریب سے ہوا۔

پہلا دن

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا اور بعد ازاں ترجمہ فرانسیسی اور مقامی زبان جولا میں ہوا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام میں سے کچھ اشعار کو مترنم آواز میں پڑھا گیا۔

اس کے بعد مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مربی انچارج آئیوری کوسٹ نے ”جلسہ سالانہ کی غرض و غایت اور تقویٰ اور اس کی اہمیت“ کے موضوع پر افتتاحی تقریر کی اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کے متعدد اقتباسات پیش کئے۔

اس اجلاس کی دوسری اہم تقریر ”تعلق باللہ اور اس کے حصول کے ذرائع“ کے عنوان پر مکرم عمر معاذ کولیبالی صاحب مربی سلسلہ مالی کی تھی۔ شام سات بجے پہلے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

رات 9 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی ریکارڈنگ سے حاضرین مستفید ہوئے۔

دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے بابرکت دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد اور درس الحدیث سے ہوا۔

19ر دسمبر کو اجلاس کی کارروائی کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن پاک و ترجمہ سے ہوا ایک خادم نے ’قصیدہ حضرت اقدس مسیح موعود‘ مترنم آواز میں پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر ”تربیت اولاد“ کے موضوع پر معلم مکرم عبدالرحمٰن وترہ صاحب نے کی۔ جلسہ کے مرکزی موضوع کی اہم تقریر ’دین اور عصر حاضر کے مسائل کا حل‘، مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مربی انچارج نے کی۔ جس کا جولا زبان میں رواں ترجمہ بھی ہوا۔ اس اجلاس کی اہم بات شہر کی بعض سرکردہ، معزز شخصیات کی شرکت تھی۔ ان میں نمائندہ وزیر تعلیم، ڈائریکٹر امیگریشن، گورنر بسم، سابق میئر آجامے اور بعض سرکاری افسران شامل تھے۔ تمام مہمانوں نے تقاریر نہایت توجہ سے سنیں۔ بعد ازاں گورنر بسم اور نمائندہ وزیر تعلیم نے مختصراً دین حق کے پیغام اور جماعتی مساعی کو سراہا۔

تیسری تقریر ”برکات خلافت“ پر مکرم محمد ادریس طاہر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تھی۔

اس کے بعد تمام معزز مہمانان کرام نے امیر صاحب کی ہمراہی میں تصویری نمائش دیکھی جو بیوت الذکر، سکولز، ہسپتالز، جماعتی مساعی میڈیکل کیمپس، water for life کے تحت لگنے والے پمپ، مختلف زبانوں میں تراجم قرآن پاک، جماعتی کتب، ریویو آف دی ریلیجنز وغیرہ نمائش کی زینت تھے۔ معزز مہمانوں نے نمائش کو پسند کیا اور مہمانوں کی کتاب میں تاثرات قلمبند کئے۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

سہ پہر تیسرے اجلاس کی کارروائی غانا کے مہمان مکرم ابو بکر ایوب صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک اور منظوم کلام حضرت مسیح موعود کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے ”خدمت قرآن پاک جماعت احمدیہ“ جس کے بعد دوسری تقریر مکرم عمر معاذ کولیبالی صاحب نے ”نماز باجماعت اور اس کی اہمیت“ کے موضوع پر کی جو مقامی جولا زبان میں کی گئی بعد ازاں فرانسیسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء تیسرا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

عشاء کی نماز کے بعد نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ اور نیشنل مجلس انصاراللہ کی میٹنگز ہوئیں جن میں ملک بھر سے آئے ہوئے قائدین اور زعماء اعلیٰ انصاراللہ نے شرکت کی اور ریجنل کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

تیسرا دن

20ر دسمبر کو دن کا آغاز حسب معمول نماز تہجد باجماعت اور درس القرآن سے ہوا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مربی انچارج آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم صدیق دومبیا صاحب مربی سلسلہ نے ”مالی قربانی اور اس کا فلسفہ“ کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد ہمسایہ ممالک مالی اور گھانا کے وفود نے مختصر تقاریر کیں اور پھر گھانا کے وفد نے اپنے مخصوص انداز میں لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ کر ایک سماں باندھا حاضرین خوب محظوظ ہوئے۔ نیشنل صدر خدام الاحمدیہ اور صدر انصاراللہ نے بھی مختصر اظہار خیال کیا۔

اس کے بعد آئیوری کوسٹ کے جلسہ کا دلچسپ حصہ ”مَیں احمدی کیوں ہوا“ جس میں نو مبائع اپنے احمدی ہونے کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہیں پیش ہوا۔ مختلف علاقوں کے 9 احباب نے واقعات بیان کئے۔

آخر میں امیر صاحب نے ”تلاوت قرآن کریم اس کی اہمیت اور آداب“ کے موضوع پر اختتامی تقریر کی جس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی اس میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے 18 شرکاء کو اسناد اور انعامات دیئے گئے۔ اس کے بعد شعبہ تعلیم میں بورڈ کی سطح پر نمایاں کارکردگی حاصل کرنے والے 11 سکول و کالج کے طلباء اور طالبات کو اسناد و انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس کے بعد قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور ختم کرنے والے احباب اور بچوں میں اسناد و انعامات تقسیم کیے گئے جن کی مجموعی تعداد 38 تھی۔

حسب روایت 2009 میں وفات پانے والے احباب و خواتین کے ناموں کی فہرست برائے دعائے مغفرت جلسہ کے آخر پر پڑھ کر سنائی گئی۔ اس کے بعد امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ آئیوری کوسٹ کا 26واں جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ کے فضل سے ہمارے جلسہ کو بھرپور میڈیا کوریج حاصل ہوئی۔ جلسہ سے پہلے افسر جلسہ سالانہ کو آئیوری کوسٹ کے نیشنل T.V پر دو دفعہ 15-15 منٹ کیلئے جلسہ کے بارہ میں پروگرام کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ اور اسی طرح دوران جلسہ نیشنل ٹی وی R.T.I کے نمائندہ جلسہ گاہ میں کوریج کے لئے موجود رہے۔ اور نیشنل خبرنامہ میں جلسہ کی خبر دو دفعہ جلسہ کی ویڈیو کے ساتھ، تفصیلاً نشر ہوئی اسی طرح مقامی ریڈیو Youpougon کے نمائندہ ہمہ وقت جلسہ گاہ میں موجود رہے اور جلسہ کے تینوں دن Live جلسہ کے پروگرام نشر کرتے رہے۔ اسی طرح بعض دوسرے شہروں کے ریڈیو نمائندگان نے پروگرامز کی ریکارڈنگز کیں۔ Abengourou شہر میں جلسہ سے قبل روزانہ متعدد بار ریڈیو پر جلسہ کا اعلان نشر ہوتا رہا۔

جلسہ سے قبل اور بعد میں ملک کے 8 اخبارات میں جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ کے تعارف کے بارے میں آرٹیکل چھپ چکے ہیں۔ بعض اخبارات نے حضرت مسیح موعود کی بڑی تصاویر شائع کر کے جلسہ کی خبر کو کوریج دی۔

اس سال جلسہ سالانہ میں 4037 افراد نے شرکت کی اس میں 1250 نو مبائعین اور 649 غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے اور ہر لحہ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور نیک اور سعید روحیں اس قافلہ میں شامل ہوتی چلی جائیں اور اللہ ہم سب کو مقبول خدمت دین کا موقع دے۔ آمین۔

یہ کس کا لہو ہے، کون مرا؟

محمد طارق چوہدری اپنے کالم قلمرو میں لکھتے ہیں۔

28 مئی یوم تکبیر ہمارے لئے قومی فخر کے ساتھ ہر جارحیت سے تحفظ کا احساس ہے، جو قوم کی ابدی طاقت کے ذریعے عزت و وقار کی زندگی گزارنے کا عملی اظہار بھی، وہی دن جو ہماری خوشیوں کی معراج تھا معصوم اور بے گناہ لوگوں کے قتل عام سے رنج والم سے بوجھ بن گیا، لاہور کے پُر رونق علاقے گڑھی شاہو اور ماڈل ٹاؤن میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو عین نماز کے جمعہ کے وقت دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ دونوں عبادت گاہوں میں کئی گھنٹوں تک آگ اور خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی۔ اس واقعہ میں ایک سو سے زیادہ ہم وطن پاکستانی قتل کر دیئے گئے ڈیڑھ سو سے زیادہ زخمی ہسپتالوں میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ دہشت گرد ابتدائے جوانی دھوئے گئے ذہن برسوں کی تربیت اور عرق ریز منصوبہ بندی کے بعد لاہور لائے گئے۔

یہ برین واش نوجوان ہر خوف و خطر سے بے نیاز موت کی تلاش میں نکلتے ہیں، عام سی شکل و صورت کے ان لوگوں کی کوئی پہچان ہے نہ ٹھکانہ، ان کا سفر پیدل، سائیکل یا موٹر سائیکل پر ہے۔ انہیں قیام کے لئے کسی ہوٹل ائرکنڈیشنڈ بیڈروم کی ضرورت نہیں، یہ کسی پارک کے کونے، خانقاہ کی چٹائی، عبادت گاہ کی صف، دکان کے تھڑے، فٹ پاتھ کے کنارے پڑے رہ سکتے ہیں کسی چوری کا خطرہ نہ رہزنی کا ڈر۔ ان کی تلاش گویا صحرا میں کھوئی سوئی ڈھونڈنا ہے۔ پھر بھی خفیہ ایجنسیوں کی تعریف کی جانی چاہئے کہ انہوں نے دو ہفتے قبل ایسی واردات کی اطلاع فراہم کر دی، ایجنسیوں کی نشاندہی کے باوجود واردات کو ناکام بنانے اور ٹارگٹ کو محفوظ رکھنے والے ادارے اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہے۔

............عبادت گاہیں کسی بھی مذہب کی ہوں زمین پر آسمانی تقدیس کی نمائندہ ہیں، سر جھکانے کو آئے عبادت گزار اللہ کے مہمان ہیں یہ جنت کے متلاشی دہشت گرد اسی کے مہمانوں کو ہلاک کرنے کے بعد بھی اسی کی جنت کے طالب ہیں۔ دہشت گرد بھی خوب لوگ ہیں غریب، مسکین، لاچار سڑکوں، فٹ پاتھوں، کونوں کھدروں میں بسر کرنے والے، جن کے پاس پوری روٹی نہ تن کا کپڑا، ایک جان سلامت ہے اسے بارود سے بھر کر بازی کو نکلا ہے، اس کی جانبازی خود غرض، سفاک حکمرانوں کے مضبوط حصار توڑ نہیں سکی تو اپنے جیسے غریب و بے بس کو ہی کسی عبادت گاہ

باقی صفحہ 11 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

لفظ آدم کی حکمت اور انسانی تاریخ

حضرت مسیح موعود نے اپنی عظیم الشان کتاب منن الرحمٰن میں قوی دلائل سے ثابت فرمایا ہے کہ حقیقت میں عربی زبان ہی الہامی زبان اور ام الالسنہ کہلانے کی مستحق ہے اور اس زبان میں وہ فضائل پائے جاتے ہیں جو کسی اور زبان میں نہیں پائے جاتے اور عربی سے ہی خصوصیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ عربی زبان کی پانچ منفرد خصوصیات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''**دوسری خوبی**۔ عربی میں اسماءِ باری و اسماءِ ارکان عالم ونباتات وحیوانات وجمادات واعضائے انسان اپنی اپنی وجوہ تسمیہ میں بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں دوسری زبانیں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

(منن الرحمٰن روحانی خزائن جلد 9 ص 137)

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں۔

'......اس کے بعض لفظ بھی باوجود بہت چھوٹے ہونے کے ایسے لمبے معنی رکھتے ہیں کہ نہایت حیرت ہوتی ہے کہ یہ معنی کہاں سے نکلے......'

(منن الرحمٰن روحانی خزائن جلد 9 ص 133)

حضرت محی الدین ابن عربی کا کشف

سائنس کی موجودہ ترقی سے قبل بہت سے حقائق کسی کے بھی علم میں نہیں تھے لیکن اگر ان حقائق کی روشنی میں عربی زبان کے اسماء کو پرکھا جائے اور ان میں وہ مضامین واضح طور پر نظر آجائیں جو کہ موجودہ ترقی سے قبل پردہ اخفاء میں تھے تو اس بابت کوئی شک نہیں رہتا کہ حقیقت میں عربی ہی ام الالسنہ ہے۔ لفظ آدم سے تو سب آگاہ ہیں۔ اس لفظ کے ساتھ تہذیب اور مذہب کے آغاز کا تصور وابستہ ہے۔ لیکن یہ مدِنظر رہنا چاہیے کہ نہ تو اس لفظ کا اطلاق صرف ایک ہستی پر ہوتا ہے اور نہ ہی تہذیب کے آغاز کا عمل دنیا کی تاریخ میں صرف ایک مرتبہ ہوا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

'اس موقع پر حضرت محی الدین صاحبؒ ابنِ عربی کے ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ کی جلد 3 میں بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں۔ پھر انہوں نے دو شعر پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا۔ مگر دوسرا یاد رہا۔ وہ شعر جو مجھے یاد رہا وہ یہ تھا کہ ؎

لقدطفنا کما طفتم سنینا
بھذا البیت طرا اجمعینا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا۔ اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے باپ دادوں میں سے ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے کتنا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس نے کہا کہ چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذر رہا ہے۔ میں نے کہا زمانہ آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گذرا اس نے کہا کہ تم کس آدم کا ذکر کرتے ہو کیا اس آدم کا جو تمہارے قریب ترین زمانہ میں ہوا ہے۔ یا کسی اور آدم کا۔ وہ کہتے ہیں اس پر معاً مجھے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں۔ اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ جد اکبر بھی انہی میں سے ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔

(فتوحات مکیہ جلد 3 باب 39 صفحہ 549۔ تفسیر کبیر جلد ششم ص 38)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے جس باب کے آخر میں آدم کے متعلق یہ خواب درج کی ہے اس کا آغاز دہر (زمانہ) کی بحث سے ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

قرآن شریف کا یہ مذہب نہیں کہ دنیا چھ ہزار سال سے ہے یہ تو عیسائی لوگوں کا عقیدہ ہے مگر قرآنِ شریف میں تو خدا تعالیٰ نے آدم کے متعلق فرمایا ہے...... (البقرۃ:31) اب ظاہر ہے کہ خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے پیچھے آوے اور اس کا جانشین ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق تھی۔ آدم اس کا قائم مقام اور جانشین ہوا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 301)

''ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی اس مسئلہ میں ہم توریت کی پیروی کرتے ہیں کہ چھ سات ہزار سال سے ہی جب سے یہ آدم پیدا ہوا تھا اس دنیا کا آغاز ہوا ہے اور اس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا اور خدا گویا معطل تھا اور نہ ہی ہم اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ تمام نسل انسانی جو اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہے یہ اسی آخری آدم کی نسل ہے۔ ہم تو اس آدم سے پہلے بھی نسل انسانی کے قائل ہیں جیسا کہ قرآن شریف کے الفاظ سے پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا...... (البقرۃ:31) خلیفہ کہتے ہیں جانشین کو۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق موجود تھی۔ پس امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ کے لوگوں کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس آخری آدم کی اولاد میں سے ہیں یا کہ کسی دوسرے آدم کی اولاد میں سے ہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم ص 675)

آدم کے لغوی معانی

جہاں تک لفظ آدم کے لفظی معنی اور ان کی اہمیت کا تعلق ہے اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود یہ گرانقدر نکتہ بیان فرماتے ہیں۔

'قرآنِ کریم نے جو پہلے کامل انسان کا نام آدم رکھا تو اس میں بھی ایک حکمت ہے عربی زبان میں آدم کا لفظ دو مادوں سے نکلا ہے، ایک مادہ اس کا ادیم ہے اور ادیم کے معنی سطح زمین کے ہیں اور دوسرا مادہ اُدمہ ہے اور اُدمہ کے معنی گندمی رنگ کے ہیں۔ پس آدم کے معنی سطح زمین پر رہنے والے یا گندمی رنگ والے کے ہیں اور دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے کیونکہ کھلی ہوا اور زمین پر رہنے کی وجہ سے دھوپ کے اثر سے اس کے رنگ پر اثر پڑا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب آدم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے تمدن کی بنیاد رکھی تو اس وقت آدم اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ بجائے زمین کی غاروں میں رہنے کے ہمیں سطح زمین کے اوپر رہنا چاہئے اور پندرہ پندرہ بیس بیس گھروں کا ایک گاؤں بنا کر اس میں آباد ہو جانا چاہئے اس سے پہلے تمام انسان غاروں میں رہتے تھے اور چونکہ سطح زمین پر اکیلے اکیلے رہنے میں خطرہ ہو سکتا تھا کہ کوئی شیر یا چیتا حملہ کرے اور انسانوں کو پھاڑ دے اس لئے وہ آسانی کے ساتھ سطح زمین پر رہنے کو برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ تبھی سطح زمین پر رہنا برداشت کر سکتے تھے جب کہ بہت سے آدمی ایک جگہ اکٹھے ہوں اور وہ متحدہ طاقت سے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں مگر یہ صورت اسی وقت ہو سکتی تھی جب انسانوں میں اکٹھا رہنے کی عادت ہو اور وہ ایک قانون اور نظام کے پابند ہوں۔ جب تک وہ ایک نظام کے عادی نہ ہوں، اس وقت تک اکٹھے کس طرح رہ سکتے تھے۔ پس اس وقت آدم اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم آئندہ غاروں میں نہیں رہیں گے بلکہ کھلے مکانوں میں رہیں گے اور چونکہ انہوں نے باہر سطح زمین پر رہنے کا فیصلہ کیا اس لئے ان کا آدم ہوا یعنے سطح زمین پر رہنے والے۔ اور کھلی ہوا میں رہنے والے کا یہ لازمی نتیجہ ہوا کہ ان کا رنگ گندمی ہو گیا۔'

(سیر روحانی ص 26، 27)

حضرت مصلح موعود نے جو اہم نکتہ بیان فرمایا ہے اس کا سائنسی تجزیہ کرنے سے پہلے یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ جلد یا کھال کے حوالے سے لغات میں آدم کے لفظ میں کیا کیا معانی بیان ہوئے ہیں، جن کا موجودہ سائنسی ترقی کی روشنی میں جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بیان فرمودہ الفاظ کی لغت مفرداتِ امام راغب میں لکھا ہے کہ

بعض نے کہا ہے کہ یہ ادمۃ سے مشتق ہے جس کے معنی گندمی رنگ کے ہیں۔ چونکہ آدم علیہ السلام بھی گندمی رنگ کے تھے چنانچہ انہیں اس نام سے موسوم کیا گیا ہے چنانچہ رَجُل آدَم کے معنے گندمی رنگ کے مرد کے ہیں۔' اسی طرح لغت القاموس الوافی میں لکھا ہے کہ اَ لادیم کا مطلب ہے الجلد المدبوغ یعنی رنگی ہوئی جلد۔ اور یہی معانی لسان العرب میں بیان ہوئے ہیں۔

اسی طرح اَدِمَ الصانع الجلد کا مطلب ہے چمڑے کو ٹھیک کرنا زاید حصہ نکال دینا (القاموس الوحید) اور یہی معانی القاموس الوافی میں بیان ہوئے ہیں اور اس کے معانی لکھے ہیں۔ اصلحہ ینزع الزائد من ادمتہ۔ یعنی جلد کو صحیح کیا اور اس کا زاید حصہ نکال دیا۔ اور Lane میں اَدَمَ الاَدِیمَ کے معنی لکھے ہیں He pared or removed the superficial part of the hide یعنی اس نے کھال کو مونڈ دیا، اس کا چھلکا اتارا اور اس کے بالائی حصہ کو علیحدہ کر دیا۔

دوسرے الفاظ میں اگر صرف جلد کے حوالے سے لفظ آدم کے معنی دیکھے جائیں تو اس کا مطلب ہے گندمی رنگ کا ہونا اور اس میں جلد کے زاید حصہ کو علیحدہ کر کے ٹھیک کرنے اور مونڈنے کے معنی بھی بیان ہوئے ہیں۔

انسانی جلد میں کیا خاص تبدیلی آئی تھی

پہلے تو یہ حقائق مخفی تھے کہ وقت کے ساتھ مختلف جانوروں اور انسان کے جسموں میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں اور زمین پر بسنے والی زندگی کو کن کن مراحل سے گذرنا پڑا۔ لیکن وقت کے ساتھ بہت سے حقائق منظرِ عام پر آتے رہے اور اب گذشتہ چند دہائیوں سے اس میدان میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے اور نئی تیکنیکوں کے ساتھ نئے حقائق منظر عام پر آئے ہیں۔ اور اب ہم کچھ کچھ حقائق جاننے لگ گئے ہیں کہ تہذیب، تمدن اور معلوم تاریخ سے پہلے بلکہ لاکھوں سال پہلے انسانوں اور دوسرے جانوروں کے جسموں میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں اور ان تبدیلیوں کی اہمیت کیا تھی اور ان سے کیا نتائج نکلے۔ جو لغوی معانی ہم نے بیان کئے ہیں ان کی روشنی میں یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا نسل انسانی کی ابتدا کے وقت یا جب نسل انسانی نے ترقی کرنی شروع کی تو کیا اس کی

جلد میں کوئی ایسی تبدیلی آئی کہ اس کی رنگت گندمی ہوگئی ہو اور کیا اس کی کوئی خاص اہمیت تھی۔ کیا بنی آدم کی جلد میں دوسرے جانوروں کی نسبت کوئی ایسی تبدیلی آئی کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ گویا اس کا اوپر کا حصہ علیحدہ کر کے اسے مزید کارآمد بنایا گیا تھا۔

اگر باقی جانوروں سے موازنہ کیا جائے تو جسمانی ساخت کے اعتبار سے انسان سے سب سے زیادہ قریب وہ جانور ہیں جنہیں primates کہا جاتا ہے۔ جانوروں کے اس گروہ جسے علمِ حیاتیات کی اصطلاح میں order کہا جاتا ہے بندروں کی مختلف اقسام چمپنزی اور گوریلا وغیرہ شامل ہیں۔ یہ جائزہ لینا چاہیے کہ انسان کی جلد ان primates سے کس طرح مختلف ہے اور اس فرق کا اس کی ذہنی اور عمومی ترقی سے کیا تعلق ہے۔ ان جانداروں سے جن کے جسم باقی جانوروں کی نسبت ساخت کے اعتبار سے انسان کے جسم کے قریب تر ہیں، انسان کی جلد کس طرح ممتاز ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے۔ ان کی نسبت انسان کی جلد تین طرح مختلف ہے

1) انسان کی جلد پر بہت کم بال ہوتے ہیں۔ اور ان Primates کی جلد پر بہت زیادہ بال ہوتے ہیں۔

2) انسان کی جلد میں Pigment یا وہ رنگدار مواد جس کی وجہ سے جلد کا رنگ گندمی یا سیاہ ہوتا ہے اور جس کا نام melanin ہے کافی زیادہ موجود ہوتا ہے۔ سائنسی طور پر ثابت ہے کہ ابتداء میں جو انسان تھے اور وہ equator کے قریب رہتے تھے ان کا رنگ گہرا تھا اور وہ سیاہ یا گندمی رنگ کے تھے اور ان میں سے جو شمال اور جنوب کی طرف چلے گئے لاکھوں سال کی رہائش کے بعد ان کی رنگت پھر سفید ہوگئی۔ یا پھر جو سیاہ تھے وہ Equator سے کچھ ہٹ کر رہنے لگ گئے تو پھر ان کی رنگت گندمی میں تبدیل ہوگئی۔ جبکہ Primates کی جلد کی رنگت گلابی ہوتی ہے۔

3) انسان کی جلد پر موجود غدود (glands) جو کہ پسینہ بناتے ہیں، Primates کے جسم پر پسینہ بنانے والے غدود سے مختلف ہیں۔ انسان کی جلد زیادہ مقدار میں پسینہ بنا سکتی ہے اور باقی جانوروں کی نسبت اس کے پسینہ میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جبکہ جانوروں کے پسینہ میں چکنائی کا تناسب انسان کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح انسان کا پسینہ زیادہ بہتر طریق پر خشک ہوکر اس کے جسم کو زیادہ بہتر طریق پر ٹھنڈا رکھتا ہے۔ دوسری طرف primates کی جلد پر موجود بالوں کی وجہ سے پسینہ دیر سے خشک ہوتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر انسان کا جسم پسینہ بنا کر اپنے جسم کو بہتر طور پر ٹھنڈا رکھ سکتا ہے۔ انسان کی جلد میں پسینہ بنانے والے Eccrine Gland موجود ہوتے ہیں جن میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ ایک دن میں 12 لٹر تک پسینہ بنا سکیں۔ اس وجہ سے انسان کے جسم میں اس بات کی صلاحیت بہت زیادہ موجود ہے کہ وہ گرم دن کے دوران بھی بہت زیادہ ورزش کی حالت میں بھی اپنے جسم کو ٹھنڈا رکھ سکے۔ اس سے اس کی صلاحیتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوجاتا ہے۔

Hominid نسلیں

یہ جائزہ لینے سے پہلے کہ انسان کی جلد اور Primates کی جلد میں یہ فرق کیوں ہے، یہ جاننا ضروری ہے کہ زمانہ رفتہ میں کئی ایسی نسلیں بھی زمین پر آباد تھیں جو کہ ہماری نسلِ انسانی جسے سائنسی اصطلاح میں Homo Sapien کہا جاتا ہے سے مختلف تھیں لیکن جسمانی طور پر آج پائے جانے والے Primates کی نسبت انسانوں سے زیادہ قریب تر تھیں۔ مثلاً Homo Habilis جو کہ آج سے پندرہ بیس لاکھ سال پہلے افریقہ میں آباد تھے۔ اور سب سے پہلے ابتدائی آلات کا استعمال انہوں نے شروع کیا۔ مثلاً گوشت کے کاٹنے کے لیے تیز پتھر کا استعمال کیا۔ پھر Homo Erectus کی نسل تھی جنہوں نے سیدھا کھڑا ہونا اور سیدھے کھڑے ہوکر چلنا سیکھا تھا۔ اور ابتدائی دور میں تو یہ بھی صرف افریقہ تک محدود تھے لیکن یہ یورپ اور ایشیا کے علاقوں میں پھیل گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے آگ کا استعمال کیا اور کھانا پکانے کی ابتدائی شکل کا آغاز کیا۔ آج سے ستر ہزار سال پہلے ان کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ اور پھر Neanderthals تھے جن کا آغاز چار لاکھ سال قبل ہوا تھا اور کوئی تیس ہزار سال قبل تک یورپ میں ان کے باقی ماندہ افراد پائے جاتے تھے۔ اور یہ ذہنی صلاحیتوں میں پہلی دو مذکورہ اقسام سے آگے تھے۔ ان نسلوں کو Hominid نسلیں کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی باقی نسلیں تو ختم ہوگئیں لیکن انسان ترقی کرتا ہوا موجودہ حالت کو پہنچا۔

انسان کی جلد میں یہ تبدیلیاں کب اور کیسے آئیں۔ ابھی ہماری نسلِ انسانی (Homo Sapien) اور تہذیب کا آغاز نہیں ہوا تھا کہ آج سے تیس لاکھ سال قبل پوری دنیا میں سردی کا ایک دور آیا۔ اور اس کی وجہ سے مشرقی افریقہ اور وسطی افریقہ میں ایک خشکی کا دور آیا۔ اس کی وجہ سے مشرقی افریقہ میں گھنے جنگلات کے ماحول کی جگہ Savannah طرز کا علاقہ پیدا ہوگیا۔ جس میں درخت جنگلات کی نسبت سے بہت کم تھے اور زمین گھاس سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس وقت Hominid نسلیں جو موجود تھیں ان کی غذا زیادہ تر پھل، پتے، جڑیں اور بیج تھے۔ لیکن جب یہ تبدیلی رونما ہوئی تو ماحول میں اس غذا کی کمی ہوگئی۔ اور ان نسلوں کو اپنی روایتی غذا ملنی بہت کم ہوگئی۔ اور انہوں نے اپنی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے گوشت کی غذا کو اپنانا شروع کیا اور ظاہر ہے کہ یہ عمل ایک طویل مدت جو کہ لاکھوں سالوں پر محیط تھا، میں مکمل ہوُا۔ لیکن Hominid نسلوں کے جسموں میں مثبت تبدیلی کی زیادہ صلاحیت پائی جاتی تھی۔ لاکھوں سالوں کی مدت میں ان کے جسموں میں گوشت کو ہضم کرنے کی صلاحیت صحیح طور پر پیدا ہوئی۔ لیکن گوشت کے حصول کا تقاضا تھا کہ لمبا سفر کر کے شکار تلاش کیا جائے اور اپنی توانائی کی ضروریات پوری کی جائیں اور اس ورزش سے جسم کے اندر حرارت پیدا ہوتی تھی اور اگر جسم کے اندر یہ صلاحیت نہ پیدا ہوتی کہ وہ اس اندرونی حرارت کے پیدا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ٹھنڈا رکھ سکے تو پھر یہ عمل جاری نہیں رہ سکتا تھا۔ اور اگر جسم کا درجہ حرارت اس طرح بار بار بڑھتا رہتا تو ان کے دماغوں کو خاص طور پر نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اور اب ان نسلوں کا دماغ بہت زیادہ تیزی سے بڑھ رہا تھا اور اسی نسبت سے ان کے دماغ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔ جان ہوپکنس (John Hopkin) یونیورسٹی کے سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق سولہ لاکھ سال قبل HOMO ERGASTER نسل کے جسموں میں یہ تبدیلی پیدا ہوگئی تھی کہ وہ سیدھا کھڑے ہوکر چل اور دوڑ سکیں اور یہ چیز شکار کرنے کے لیے بہت مفید تھی۔ اور اس وقت تک HOMINID نسلوں کی جلد میں بھی وہ تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہوگئی تھیں جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ان کے بال کم ہونے لگے۔ اور پسینہ بنانے کی صلاحیت بڑھ رہی تھی۔ لیکن بالوں کی حفاظتی تہہ ختم ہونے کے مثبت پہلو تو تھے لیکن اس سے ایک اور بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو رہا تھا اور وہ یہ تھا کہ ان کو سورج کی الٹراوائلٹ (Ultra Violet) شعاعوں سے ان جانداروں کو بہت خطرہ تھا۔ بالخصوص جبکہ تہذیب کے آغاز سے پہلے یہ Hominid نسلیں کپڑے بھی نہیں پہنتی تھیں۔ اس سے ضروری بچاؤ کے لیے جلد میں Melanin پیدا ہونا شروع ہوا جس کی وجہ سے جلد کا رنگ گندمی یا سیاہ ہونا شروع ہوا۔ چنانچہ اس سائنس کے محققین میں جن میں State University of Pennsylvania کی Prof.Nina Jablonski کا نام نمایاں ہے۔ یہ تحقیق پیش کر رہے ہیں کہ جلد کی یہ تبدیلیاں دماغ کی ترقی کے لیے ضروری تھیں ورنہ نہ تو دماغ کی افزائش کے لیے مطلوبہ توانائی کا حصول ممکن تھا اور بار بار درجہ حرارت بڑھنے سے دماغ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا اور جسم سورج کی شعاعوں کے مضر اثرات سے بھی نہ بچ سکتے۔

2004ء میں University of Utah کے Alan Rogers نے انسانی جسم میں موجود gene جس کا نام MC1R جو کہ انسان کی جلد کو رنگدار بناتی ہے کا جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ جلد کی رنگت میں مذکورہ تبدیلیاں 12 لاکھ سال پہلے پیدا ہونی شروع ہوگئی تھیں۔ اور پھر یہ عمل لاکھوں سال میں مکمل ہوا۔

عرب میں لوگ کب آباد ہوئے

ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ حضرت محی الدین ابن عربیؒ کو جو دکھایا گیا تھا کہ وہ قدیم لوگ جو کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تقریباً چالیس ہزار سال سے کچھ عرصہ قبل خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ تو اس ضمن میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اب تک ہونے والی دریافتوں کے مطابق ہماری نسلِ انسانی، جسے سائنسی اصطلاح میں Homo Sapien کہا جاتا ہے، کا آغاز مشرقی افریقہ سے ہوا تھا اور پھر جب یہاں پر خوراک کی کمی ہوئی تو انہوں نے پوری دنیا میں پھیلنا شروع کیا۔ اور اب انسانی جسم میں موجود Y Cromosome میں پائی جانے والی مختلف تبدیلیوں سے اس بات کا نقشہ ابھر رہا ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں کس راستے سے انسان پہنچے اور سائنس اس بات کا اندازہ بھی لگا رہی ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں انسان نے کب پہلا قدم رکھا۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق عرب یعنی حجاز کے علاقہ میں تقریباً 45000 سال قبل سے بھی کچھ عرصہ قبل انسان آباد شروع ہوگئے تھے۔

(Scientific American July 2008, Traces of Distant Past by Gray Stix)

اس طرح لفظ آدم میں جو معانی پائے جاتے ہیں وہ محض اتفاقی نہیں بلکہ ان کے پیچھے بہت گہرے سائنسی حقائق پائے جاتے ہیں۔ اور اس لفظ میں موجود معانی خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہیں۔ اور موجودہ سائنسی ترقی ان حقائق سے پردہ اُٹھا رہی ہے۔ یہ عمل قابلِ ذکر ہے کہ جب حضرت مصلح موعود نے یہ لطیف نکات بیان فرمائے تھے اس وقت مذکورہ سائنسی حقائق دریافت نہیں ہوئے تھے۔ لیکن موجودہ سائنسی ترقی نے یہ ثابت کیا کہ حضرت مصلح موعود نے اس دور میں جو لطیف مضمون بیان فرمایا تھا وہ بالکل سائنسی حقائق کے مطابق تھا۔

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں

The Naked Truth by Nina)
Jablonski ,Scientific American Feb 2010

Skin Deep by Nina Jablonski and George Chaplin ,Scientific American October 2010

The Evolution of Human Skin Coloration by Nina Jablonski and George ChaplinJournal of Human (Evolution 2000,39.57-106)

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

قرآن وحدیث کی پیشگوئیاں اور سائنسی ایجادات

ڈاکٹر ونچسٹر (Winchester) اعتراف کرتا ہے کہ ''سائنس کے میدان میں سالہا سال کی تحقیق کے نتیجہ میں خداتعالیٰ پر میرا ایمان بجائے متزلزل ہونے کے اور بھی مضبوط اور پختہ ہوگیا ہے۔ سائنس کی ہر نئی دریافت اس بزرگ و برتر کے جاہ و جلال اور قدرت کاملہ پر از دیاد ایمان کا باعث ہوتی ہے۔

(بحوالہ: الہام عقل علم اور سچائی از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صفحہ 414)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ایک نئے دور کا آغاز ہوا اس لئے آپؐ کی بعثت سے پہلے کا دور Prehistoric Period اور آپؐ کی بعثت کے بعد کا دور Historic Period کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں Prehistoric Period کی سواریوں کا ذکر ملتا ہے حضرت صالح علیہ السلام کی سواری اونٹنی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے نَاقَۃُ اللّٰہِ یعنی اللہ کی اونٹنی قرار دیا اور اسے نشان کے طور پر مامور کیا جیسا کہ فرمایا:۔

یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے بطور نشان ہے۔ (الاعراف:74)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''چونکہ حضرت صالح اس اونٹنی پر سفر کر کے تبلیغ کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسی کو ان کی قوم کے لئے نشان بنا دیا''۔ (فٹ نوٹ زیر آیت 65 سورۃ ھود تفسیر صغیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مکہ سے مدینہ اونٹنیوں پر سفر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت جب مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ آپؐ کی اونٹنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے۔ چنانچہ جہاں اونٹنی از خود بیٹھ گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ قیام فرمایا۔

قرآن کریم میں ایک زبردست پیشگوئی ہے کہ عنقریب وقت آتا ہے جب اونٹنیوں کی سواریاں بے کار ہو جائیں گی اور نئی تیز رفتار سواریاں نکل آئیں گی چنانچہ فرمایا۔

اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی۔ (التکویر:5)

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں یعنی ریل اور موٹر ایجاد ہو جائیں گے تو حجاز میں اونٹوں پر سفر کرنے کی ضرورت بہت کم ہو جائے گی۔ دس مہینے کی گابھن اونٹنی اس لئے کہا کہ جب اونٹنی دس مہینے کی گابھن ہو تو اس کے بچہ کے انتظار میں اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور تبھی اسے چھوڑا جا سکتا ہے جب اونٹ کی ضرورت باقی نہ رہے چنانچہ ریل، ہوائی جہاز اور موٹر کی ایجاد نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔

(بحوالہ تفسیر صغیر)

جن لوگوں کو خلیجی ممالک جانے یا رہنے کا موقع ملا ہے وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ بعض علاقوں میں اونٹ اور اونٹنیاں اسی طرح آوارہ پھر رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پیشگوئی کی گئی تھی اور شاہراہوں پر تیز رفتار موٹر کاریں کثرت سے چلتی ہوئی نظر آتی ہیں حدیث میں ہے۔ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اور ان سے تیز رفتاری کا کام نہیں لیا جائے گا۔

(مسلم کتاب الایمان)

یسعی کے معنی دوڑنے اور تیز چلنے کے ہیں پس معنی یہ ہوں گے کہ تیز چلنے اور فوری پہنچنے کے کاموں میں اونٹنیوں وغیرہ سے کام نہیں لیا جائے گا بلکہ کثرت سے ایسی سواریاں نکل آئیں گی کہ لوگ اونٹنیوں وغیرہ قسم کی سواریوں سے مستغنی ہو جائیں گے قرآن کریم متعدد مقامات پر بنی نوع انسان پر اپنے فضلوں کا ذکر کرتا ہے اور مختلف انداز میں ان سواریوں کا ذکر کرتا ہے جو جانوروں کی شکل میں اس نے پیدا کیں اور پھر پیشگوئی فرماتا ہے کہ ایک زمانہ آتا ہے کہ تیز رفتار نئی سواریاں ایجاد ہوں گی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''تمام مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ پری ہسٹارک (PRE-HISTORIC) زمانہ سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے کا زمانہ ہے اور ہسٹارک (HISTORIC) زمانہ سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان رسل و رسائل کے ذرائع کو وسیع کر کے بتا دیا کہ اب لیکون للعلمین نذیراً کا زمانہ آ گیا ہے جس میں تمام دنیا کا نقطہ مرکزی پر جمع ہونا ضروری ہے''۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 17,16)

مندرجہ ذیل آیات میں انسانی شرف اور مختلف سواریوں کا اللہ تعالیٰ عجیب پرحکمت طریقے سے ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اور ہم نے بنی آدم کو (بہت) شرف بخشا ہے اور ان کے لیے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصے پر ہم نے انہیں (یعنی انسانوں کو) بڑی فضیلت دی ہے۔ (بنی اسرائیل:71)

پھر فرمایا:۔

اور تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر جو لمبے سفر کی وجہ سے دبلی ہوگئی ہو (ایسی سواریاں) دور دور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔ (الحج:28)

اور تمہارے لئے چارپایوں میں بڑی عبرت ہے ہم تم کو اس چیز سے جو ان کے پیٹ میں ہوتی ہے پلاتے ہیں اور ان چارپایوں میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے نفعے ہیں اور تم ان میں سے بعض کو کھاتے ہو۔ (المؤمنون:22،23)

اور اسی نے تمہارے لئے ہر قسم کے جوڑے اور چوپائے پیدا کئے ہیں تا کہ تم ان کی پیٹھوں پر چڑھو اور اسی طرح کشتیاں بنائی ہیں جن پر تم سوار ہوتے ہو جب تم اچھی طرح ان پر بیٹھ جاؤ تو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور یہ کہو کہ پاک ہے وہ خدا جس نے ہم کو ان پر قبضہ بخشا ہے حالانکہ ہم اپنے زور سے ان کو اپنے تابع فرمان نہیں بنا سکتے تھے اور ہم یقیناً ایک دن اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(الزخرف:15,13)

اور اس نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو (بھی) تمہاری سواری کے لئے اور (نیز) زینت (وشان) کے لئے (پیدا کیا ہے) اور (آئندہ بھی) وہ تمہارے لئے سواری کا مزید سامان جسے تم (ابھی) نہیں جانتے پیدا کرے گا۔ (النحل:9)

اس میں صاف طور پر ریل، دخانی جہاز اور موٹر وغیرہ کی پیشگوئی ہے۔

پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ہر ایک پیشگوئی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اور تم جلد ہی حقیقت کو جان لو گے۔ (الانعام:68)

قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیز رفتار سواریوں کی ایجاد کو اللہ تعالیٰ نے مسیح الدجال اور یاجوج ماجوج کی پیشگوئیوں کے ساتھ باندھ دیا ہے جس کا تعلق حضرت مسیح موعود کے زمانے کے ساتھ ہے۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یورپین اقوام یاجوج ماجوج ہیں۔ اور ان کے فلاسفروں اور پادریوں کا گروہ مسیح دجال کے صفاتی نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ (انبیاء:97)

قرآن کریم اور احادیث نبوی میں مسیح دجال اور یاجوج ماجوج کے زمانہ میں حیران کن ارضی وسماوی انقلابات عجائبات اور اجرام فلکیہ کے پوشیدہ اسرار کے انکشافات کا ذکر کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف میں ان اقوام کی مواصلاتی ایجادات اور دیگر امور کا جو نظارہ کروایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پُر حکمت طریقے سے وضاحت کے ساتھ کھول کر ان تیز رفتار سواریوں کا ذکر فرما دیا جو ان اقوام کی ایجادات ہیں اور اس وقت ریل، ہوائی جہاز، بحری جہاز اور موٹر کاروں کی شکل میں رواں دواں ہیں۔

دجال کی سواری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے Symbol کے طور پر گدھے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ عام آدمی کی پہلے زمانے میں گدھے کی سواری ہوتی تھی اور گدھے کے وہ تمام اوصاف گنوا دیئے جو اس زمانے کی تیز رفتار سواریوں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں چند احادیث نبوی پیش ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال روشنی رکھنے والے گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یہ علامات ہو بہو ریل گاڑی پر صادق آتی ہیں جو مغربی سائنسدانوں کی ایجاد ہے یہ روشنی ریل کے اندر بجلی کے قمقموں سے پیدا ہوتی ہے اور دو کانوں سے انجن اور گارڈ کا ڈبہ مراد ہیں جن کے درمیان ستر باع کا فاصلہ بتایا گیا ہے۔ کنز العمال کی حدیث میں ہے ''خرِ دجال بھاپ کو بند کرنے سے چلے گا'' یہ سٹیم انجن کی طرف واضح اشارہ ہے۔ کنز العمال میں ہے ''خر دجال کے ایک قدم سے دوسرے قدم کے درمیان ایک دن اور ایک رات کا فاصلہ ہوگا'' یہ ٹرین کی تیز رفتاری کی طرف اشارہ ہے۔ ریل گاڑی کے علاوہ سمندری جہاز سے بھی عجیب تمثیل دی فرمایا۔ اس کے قدموں میں سے ہر قدم تین دن کا ہے اور اس کے لئے زمین لپیٹی جائے گی اور سورج کے طلوع سے پہلے اس کے غائب ہونے کی جگہ پر پہنچ جائے گی ٹخنوں تک سمندر میں چلے گا اس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ اٹھ رہا ہوگا''۔

(نزہتہ المجالس وکنز العمال)

بعض روایات میں ہے کہ دجال کا گدھا چیخ مار کر بلند آواز سے لوگوں کو پکارا کرے گا۔ میرے ہمراہیو! ادھر آؤ میرے ہمراہیو۔ جلدی میری طرف آؤ اس آواز کو سب لوگ سن لیا کریں گے'' (بحار الانوار)

یہ ریل گاڑی کے Whistle کی طرف اشارہ ہے ہوائی جہازوں کے چلنے کے بھی اعلان ہوتے ہیں پھر لکھا ہے۔ ''دجال کے گدھے کے کان ستر ہزار لوگوں پر سایہ کرنے والے ہوں گے''۔ (تفسیر درمنشور جلد 5) یعنی کثیر تعداد میں لوگ ریل گاڑی پر سفر کریں گے۔ یہ بھی لکھا ہے ''اس کے ساتھ چراغ ہوں گے جن سے روشنی پیدا ہوگی اور اس میں سوراخ بھی ہوں گے''۔ (بحار الانوار جلد 13) اس سے مراد ٹرین کی کھڑکیاں اور دروازے اور اندر بلب وغیرہ ہیں جو روشنی پیدا کرتے ہیں۔

صحیح مسلم کتاب الفتن کی ایک حدیث میں جہاں یاجوج ماجوج کی بالآخر تباہی کا ذکر ہے وہاں لکھا ہے کہ ان کی لاشوں کے انخلاء کے لیے خداتعالیٰ ایسے پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی (خراسانی) اونٹ کی مانند ہوں گی۔ یہ پرندے یاجوج ماجوج کی نعشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے''۔ اب یہاں بڑے بڑے آسمانی پرندوں سے مراد یقیناً طیارے یعنی ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر ہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف میں جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے نعشوں کو اٹھانے کا نظارہ دکھایا گیا اور آپ نے انہیں بڑی بڑی گردنوں والے پرندوں کی مثال دے کر واضح فرمایا۔

ماخوذ

انٹرپول کے قیام اور مقاصد کا تعارف

انٹرپول جسے ICPO یعنی International Criminal Police Organization کا نام دیا گیا۔ مجرموں کی گرفتاری، حوالگی اور دیگر جرائم کے تدارک کے لئے قائم کی گئی عالمی پولیس ہے۔ انٹرپول کا قیام 1923ء میں عمل میں آیا اور اس وقت اس کے ممبر ممالک کی تعداد 187 ہے۔ اقوام متحدہ کے بعد دنیا کے دوسرے بڑے رکنیت کے حامل ادارہ کے قیام کے مقاصد میں بین الاقوامی جرائم کے تدارک، اس کے خاتمے اور تدارک کے علاوہ سائبر کرائم، دہشت گردی، منظّم گروہوں کا خاتمہ، عوام کی حفاظت کرنا، منشیات کی غیرقانونی تجارت اور خریدوفروخت، ہتھیاروں کی سمگلنگ، حق دانش کا جرم اور بدعنوانی جیسے موضوعات شامل ہیں۔ مجرموں، ملزموں اور مطلوب افراد کی گرفتاری اور فراہمی کے حوالے سے انٹرپول کی اہمیت اس وقت بڑھ جاتی ہے۔ جب وہ ایسی ریاستوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے جہاں پر سفارتی تعلقات نہیں ہوتے ہیں جس پر یہ ادارہ بین الاقوامی قوانین، چارٹر اور کنوینشنز کے تحت کام کرتا ہے۔ دنیا کے دیگر اداروں کی طرح انٹرپول کا بھی اپنا ضابطہ اخلاق اور دستور ہے جس کے تحت یہ ادارہ کام کر رہا ہے دستور میں درج ہے کہ ادارہ کسی بھی سیاسی، غیرسیاسی، عسکری، نسلی یا لسانی کرداروں کو اپنی کارروائی میں مداخلت دینے کی اجازت نہیں دے گا۔

انٹرپول کا سربراہ صدر جبکہ دوسرا بڑا عہدہ سیکرٹری جنرل کا ہوتا ہے۔ انٹرپول کے اگر ڈھانچے پر نظر ڈالیں تو اسے 6 بڑے ذیلی اداروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بڑا ذیلی ادارہ جنرل اسمبلی کا ہے۔ جس میں ہر رکن ملک کا نمائندہ ہوتا ہے جبکہ سپریم گورننگ باڈی پالیسی کو دیکھتی ہے۔ اس کے علاوہ روزمرہ، مالیات وغیرہ کے حوالے سے امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ انٹرپول کی ایک ایگزیکٹو کمیٹی بھی ہے 13 رکنی اس کمیٹی کا انتخاب جنرل اسمبلی کرتی ہے اس کے علاوہ صدر اور 3 نائب صدور ہوتے ہیں۔ جبکہ دنیا کے 4 خطوں کے لئے 9 وفود تشکیل دیئے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی طرح اس کا بھی سیکرٹریٹ ہے جسے جنرل سیکرٹریٹ کا نام دیا گیا ہے۔ فرانس کے شہر لیون (Lyon) میں یہ سیکرٹریٹ سال کے 365 دن کھلا رہتا ہے اور اس کا سربراہ سیکرٹری جنرل کہلاتا ہے۔ جنرل سیکرٹریٹ انٹرپول کا ہیڈکوارٹرز بھی کہلاتا ہے۔ یہاں پر 80 سے زائد ممالک کا عملہ کام کرتا ہے۔ جنرل سیکرٹریٹ کی 4 سرکاری زبانیں عربی، انگریزی، فرانسیسی اور ہسپانوی ہیں۔ جنرل سیکرٹریٹ کے 6 علاقائی دفاتر ارجنٹائن، کینیا، تھائی لینڈ، زمبابوے، آئیوری کوسٹ اور ایکواڈور میں ہیں جبکہ نیویارک میں ایک رابطہ آفس بھی ہے تاکہ اسے اقوام متحدہ کے مختلف ذیلی اداروں سے رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔

انٹرپول کا ایک اور ذیلی ادارہ نیشنل سنٹرل بیورو ہے جو 187 رکن ممالک میں کام کرتا ہے اور اس میں ممبر ممالک کا عملہ عموماً اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ انٹرپول میں ایڈوائزر بھی ہوتے ہیں۔ جو مشیر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کی تعیناتی ایگزیکٹو کمیٹی کرتی ہے۔ تاہم مشیر کی حتمی تقرری کا اختیار جنرل اسمبلی کے پاس ہی ہے اس طرح ایک اور ذیلی شاخ دی کمیشن فار دی کنٹرول آف انٹرپول فائلز کا ہے۔ جس کا کام دفتری امور کی انجام دہی ہے۔ انٹرپول کے ممبر ممالک کی جانب سے ملنے والا سالانہ چندہ 59 ملین ڈالر ہے جبکہ یوروپول (Europol) جو یورپی یونین کی اس طرز کی کریمنل انٹیلی جنس کی تنظیم ہے کا سالانہ چندہ 90 ملین ڈالر ہے (واضح ہو کہ یوروپول کا قیام یکم جولائی 1999ء کو عمل میں آیا انٹرپول کی آفیشل ویب سائٹ کا ایڈریس www.interpol.int ہے۔ جسے ہر ماہ اوسطاً 22 لاکھ افراد دیکھتے ہیں۔ ریاستوں کی قائم کی گئی پولیس کی نسبت اس عالمی پولیس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور اخلاقی وقانونی طور پر رکن ممالک اس بات کے پابند بھی ہیں کہ وہ جرائم کے خاتمے اور مجرموں کی حوالگی کے حوالے سے انٹرپول سے تعاون کرے۔

مواصلاتی اور آسان سفری سہولتوں کے باعث مجرموں کے لئے یہ بہت سہل ہو گیا ہے کہ وہ جرم کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائیں یا کسی ریاست میں بیٹھ کر کسی دوسری ریاست میں مجرمانہ امور سرانجام دے اور چونکہ اکثر ممالک میں تفویض مجرموں کا معاہدہ نہیں ہوا ہوتا لہٰذا ایسی صورت میں ان مافیا کو قابو کرنے کے لئے ایک عالمی ادارہ یا تنظیم کے قیام کی ضرورت پیش آئی۔ انٹرپول جرائم پیشہ گروہوں کی مختلف اقسام سے نبٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور اس سلسلے میں اس نے ہر بڑے جرم کے حوالے سے اپنا ایک علیحدہ شعبہ قائم کر رکھا ہے۔ چونکہ ریاستوں کے اپنے حالات اور نظام ہوتے ہیں جو دوسری ریاستوں سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں لہٰذا ایسی صورت میں پیچیدگیاں جنم لیتی ہیں۔ انٹرپول نے جرائم پیشہ گروہوں کو مانیٹر کرنے کے لئے بنیادی طور پر 5 منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ مثلاً Project Millenium یورپ اور ایشیا کی جرائم پیشہ تنظیموں کو نشانہ بناتی ہے۔ Project Aoc صرف ایشیائی مجرموں پر نظر رکھتی ہے۔ سیریل کلنگ اور زیادتی جیسے سنگین جرائم کے لئے Project Bada کے منصوبے کام کر رہے ہیں۔ مالیاتی اور ہائی ٹیکنالوجی جرائم کو قابو میں رکھنے کے لئے انٹرپول کا ایک الگ شعبہ کام کر رہا ہے جو منی لانڈرنگ سائبر کرائم حق دانش کے خلاف جرائم، پے منٹ کارڈ فراڈ، جعلی کرنسی کی تقسیم اور کمپیوٹر وائرس کے ذریعے دوسروں کے سسٹم کو نقصان پہنچانے والوں کو گرفتار کرتا ہے۔ Fugitive Investigate Service میں مطلوب افراد کی گرفتاری کے حوالے سے امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ ایسے افراد جو ایک ملک میں رہتے ہوئے دوسرے ملک کے امن وامان کو نقصان پہنچاتے ہیں یا پھر وہ وہاں پر مجرمانہ فعل سرانجام دینے کے بعد بھاگ آیا ہو۔ اس کی گرفتاری اور حوالگی کے حوالے سے انٹرپول کام کرتا ہے۔ Public Safety and Terrorism عوام کے جان و مال کی حفاظت کے لئے قائم کیا گیا ادارہ ہے نائن الیون کے واقعہ کے بعد اس شعبے میں فیوژن ٹاسک فورس کا قیام عمل میں آیا جبکہ 2004ء اور 2005ء میں لگاتار دو سال بائیوٹیررازم کانفرنسز منعقد کی گئی تھیں جس میں دہشت گردی کے تدارک کے حوالے سے مختلف ملکوں کے اعلیٰ پولیس اہلکاروں کے تجربات اور مشاہدات کا تبادلہ خیال ہوا۔ انسانی تجارت اور سمگلنگ کے خاتمے کے حوالے سے بھی انٹرپول میں کام ہو رہا ہے۔ جنسی تسکین کی خاطر بچوں اور عورتوں کی سمگلنگ روکنے کے لئے یہ شعبہ مختلف ممالک میں تعاون سے کام کر رہا ہے۔ اسی طرح دنیا بھر میں ہونے والی کرپشن کے تدارک کے لئے بھی انٹرپول کام کر رہا ہے۔ انٹرپول دیگر جن شعبوں پر توجہ دے رہا ہے ان میں ماحولیاتی آلودگی، جنگی جرائم، نسل کشی، انسانیت کے خلاف جرائم، پراپرٹی کرائم، ویکل کرائم اور نوادرات کی سمگلنگ وغیرہ شامل ہے۔ انٹرپول کا سب سے بڑا ہتھیار اس کے جاری کردہ نوٹس ہوتے ہیں جنہیں انٹرپول نوٹس یا پھر انٹرنیشنل نوٹس بھی کہا جاتا ہے۔ 7 اقسام کے نوٹسز میں سے 6 اس کی رنگت کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں جبکہ ایک اقوام متحدہ کو کارروائی کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ یہ نوٹسز انٹرپول کی 4 سرکاری زبانوں میں جاری ہوتا ہے۔ 2006ء میں انٹرپول نے 4556 نوٹس جاری کئے جن میں 2804 ریڈ نوٹس 359 بلیو، 656 گرین، 316 ییلو، 114 بلیک، 9 اورنج اور 279 انٹرپول یو این نوٹسز تھے۔ ریڈ نوٹس گرفتاری یا پھر جلاوطنی کے لئے جاری ہوتا ہے۔ بلیو نوٹس کسی جرم میں ملوث شخص کے متعلق اضافی معلومات حاصل کرنے کے لئے جاری ہوتا ہے۔ گرین نوٹس بین الاقوامی جرائم کے حوالے سے خبردار کرنے کے سلسلے میں جاری کیا جاتا ہے۔ انٹرپول، ییلو نوٹس بچے، لاپتہ افراد وغیرہ کے متعلق ممبر ریاستوں کو جاری کرتا ہے جو اپنے متعلق نہیں بتا سکتے ہیں۔ بلیک نوٹس جاری کرنے کا مقصد نامعلوم افراد اور لاشوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اورنج نوٹس کا مقصد خطرناک بم، پارسل بم اور دیگر مواد کے حوالے سے پولیس اور دیگر تنظیموں کو خبردار کرتا ہے جبکہ انٹرپول یونائیٹڈ نیشنز سیکیورٹی کونسل سپیشل نوٹس یو این کی 2005ء میں پاس کردہ قرارداد نمبر 1617 کے ذریعے جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ نوٹس طالبان اور القاعدہ سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف حکومتوں کو جاری کیا جاتا ہے۔

انٹرپول گو کہ عالمی پولیس ہے اور پولیس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ امن وامان کے قیام کے لئے اقدامات کرے اور بغیر کسی امتیاز کے ہر کسی کے ساتھ یکساں سلوک کرے لیکن عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ عالمی ادارہ اتنا مؤثر کردار ادا نہیں کر رہا اور نہ ہی ریاستیں اس سلسلے میں اس کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ دنیا میں جرائم کی شرح بھی بڑھ رہی ہے۔ معاشرتی اونچ نیچ اور معاشی تفاوت کے باعث جرائم کی جانب بڑھنے والے افراد میں اضافہ ہوا ہے تو دوسری جانب ایسے کئی سیاسی وغیرسیاسی افراد بھی ہیں جن کے خلاف مقدمات ہیں اور وہ دوسری ریاستوں میں مقیم ہیں لہٰذا اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اقوام متحدہ کی طرح یہ ادارہ بھی استعماری اور مفاداتی گروہ کے ہاتھوں یرغمال ہو چکا ہے اور عالمی امن اور جرائم سے پاک دنیا کی خواہش اب بھی باقی ہے۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 5/اپریل 2009ء)

ڈفتھیرینم

Diphtherinum

یہ دوائی ان مریضوں کیلئے مفید ہے جو عموماً سانس کی نالی کے نزلہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ ڈفتھیرینم، خناق (Diphtheria) کے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ اس پہلو سے یہ دوا خناق کے علاج میں بہت اہمیت رکھتی ہے لیکن اسے انفلوئنزا کی مدافعت میں بہت مفید پایا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''کئی دفعہ تجربہ میں آیا ہے کہ انفلوئنزا کی وباء کے دوران اگر انفلوئنزینم اور بیسیلینم کے ساتھ ڈفتھیرینم بھی ملا دیں تو روک تھام کی ایک بہت طاقتور دوا بن جاتی ہے۔ نگلنے کے عضلات کی کمزوری اور ان کے فالجی اثرات کے علاج میں بھی ڈفتھیرینم اچھا اثر دکھاتی ہے۔ اگر انفلوئنزا کے بداثرات سے دل متاثر ہو تو اس صورت میں ڈفتھیرینم دینے سے بہت فائدہ ہوگا''۔

ماخوذ

دنیا کے سات جدید عجائبات

یہ کروڑوں انسانوں کی نگاہوں کا مرکز ہیں

قسط دوم آخر

کلوسیم

ایک دیوہیکل ایمفی تھیٹر جو اطالوی دارالحکومت روم کے قلب میں واقع ہے۔ (ایمفی تھیٹر سے مراد وہ گول میدان ہے جس کے چاروں طرف بیٹھنے کے لئے نشستیں ہوں) اس میں پچاس ہزار تماشائی بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ دیگر ایمفی تھیٹروں کی طرح کلوسیم میں بھی کھیلوں کے مقابلے، میلے اور ڈرامے منعقد ہوئے تھے۔

کلوسیم کی تعمیر 70ء تا 72ء کے درمیانی عرصے میں رومی بادشاہ، ویسپاسین نے شروع کروائی تھی۔ یہ 80ء میں مکمل ہوا جب ٹائٹس حکومت کررہا تھا۔ بعدازاں رومی بادشاہ، دومتائن نے بھی اس میں اضافے کروائے۔ کلوسیم تقریباً پانچ سو برس تک رومیوں کے زیر استعمال رہا۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق یہاں چھٹی صدی عیسوی میں آخری بار کھیلوں کے مقابلے ہوئے حالانکہ رومی سلطنت 476ء میں ختم ہوگئی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ نئے حکمرانوں نے بھی کلوسیم کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا۔

یہ ایمفی تھیٹر گلیڈی ایٹر مقابلوں کے سلسلے میں زیادہ مشہور تھا۔ یہ وہ پیشہ ور تیغ زن تھے جو لوگوں کو تفریح پہنچانے کے لئے غلاموں، قیدیوں یا جانوروں کے ساتھ مرنے مارنے تک لڑتے رہتے تھے۔ مزید برآں یہاں مصنوعی جنگیں بھی لڑی جاتی تھیں۔ کلاسیکل دیومالا کے ڈرامے بھی کھیلے جاتے۔ قرون وسطیٰ کے ابتدائی دور میں کلوسیم تفریح کا ذریعہ نہیں رہا، اسے پھر بطور رہائش، ورکشاپ، قلعہ یا عیسائی یادگار استعمال کیا جانے لگا۔

گو آج زلزلوں اور پتھر چوروں کی وجہ سے کلوسیم ٹوٹ پھوٹ چکا ہے تاہم یہ کئی سو برس تک رومی سلطنت کا شاہی نشان رہا ہے۔ نیز اسے رومی فن تعمیر کا بہترین نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے یہ روم کے ممتاز مقامات میں سے ایک ہے۔ رومن کیتھولک چرچ میں بھی کلوسیم خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ہر گڈ فرائڈے کے موقع پر مشعل برداروں کا ایک جلوس ایمفی تھیٹر کی طرف جاتا ہے جس کے آگے آگے پوپ ہوتا ہے۔

دوسری صدی قبل مسیح میں اس علاقے میں اچھی خاصی آبادی تھی جہاں آج کلوسیم قائم ہے۔ 64ء میں علاقے کی عمارات آگ لگنے سے تباہ ہوگئیں۔ پھر نیرو نے یہاں اپنا محل بنوالیا جس کے سامنے اس نے ایک مصنوعی جھیل بنوائی۔ تاہم ویسپاسین اور دیگر رومی حکمرانوں کے دور اقتدار میں محل جھیل وغیرہ نابود ہو گئے اور ان کی جگہ کئی تعمیرات بن گئیں۔

مؤرخین کا کہنا ہے کہ جب 70ء میں رومیوں نے یہودیوں پر عظیم فتح پائی تو ویسپاسین نے کلوسیم کو اس جیت کی یادگار کے طور پر تعمیر کرایا۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ مصنوعی جھیل کی جگہ ایمفی تھیٹر بنایا جائے، اس سے ظاہر ہے کہ ویسپاسین عوام دوست حکمران تھا۔ کیونکہ نیرو نے عام لوگوں کو علاقے سے دور کر رکھا تھا۔ کلوسیم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اسے شہر کے قلب میں بنایا گیا، دوسرے ایمفی تھیٹر بیرون علاقوں میں واقع تھے۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ جب کلوسیم کا افتتاح ہوا تو وہاں اتنے وسیع پیمانے پر کھیل کھیلے گئے کہ ان میں آٹھ ہزار جانور اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 217ء میں آسمانی بجلی سے کلوسیم کو سخت نقصان پہنچا۔ 240ء میں جا کر اس کی مرمت مکمل ہوئی۔ پھر وقفے وقفے سے اس کی مرمت ہوتی رہی کیونکہ اسے سال میں کئی بار استعمال کیا جاتا تھا۔ یہاں 435ء تک گلیڈی ایٹر مقابلے ہوتے رہے۔ شیروں اور دیگر شکاری جانوروں کے مابین 523ء تک مقابلے دکھائے گئے۔

جب روم پر عیسائی حکمرانوں کا قبضہ ہوا تو کئی بار کلوسیم کی ہیئت بدل گئی۔ اس کی بغل میں ایک گرجا بنا دیا گیا۔ 1200ء میں فرنگی پانی خاندان نے اسے اپنا قلعہ بنالیا۔ 1349ء میں آنے والے زلزلے نے اسے بڑا نقصان پہنچایا اور جنوبی دیوار گر گئی۔ عیسائیوں نے ملبہ عمارات، گرجاؤں اور ہسپتالوں کی تعمیر میں استعمال کرلیا۔ بعدازاں چور ایمفی تھیٹر کی مختلف اشیاء اکھاڑ کر لے جاتے رہے۔ چونکہ اس کی حفاظت کا کوئی اہتمام نہ تھا لہٰذا جلد ہی وہ کھنڈر کی موجودہ شکل اختیار کر گیا۔

روم کے باشندے بھی اپنی یادگار کو عالمی شہرت ملنے پر خوش ہیں۔ اگرچہ رومن کیتھولک چرچ نے کمپنی والوں سے شکایت کی ہے کہ سات نئے عجائبات میں کوئی چرچ شامل نہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے استنبول کی مسجد آیا صوفیہ کی مثال دی جو پہلے گرجا تھا۔ مگر اس طرح تو مسلمان بھی کہہ سکتے ہیں کہ نئے عجائبات میں کوئی تاریخی یا خوبصورت مسجد شامل نہیں۔

چیچن اٹزا

دنیا کے نئے عجائبات میں شامل یہ اثریاتی مقام میکسیکو کی مایا تہذیب سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ جزیرہ نما یوکاتان کے شمالی حصے میں واقع ہے۔ 600ء تا 1200ء مایاؤں کا اہم تجارتی مرکز رہا۔ علاقے کی تعمیرات میں میکسیکن فن تعمیر کے کئی سٹائل ملے جلے نظر آتے ہیں۔ اثریاتی شہادتوں سے پتہ چلتا ہے کہ دشمنوں نے چیچن اٹزا کی عمارتیں جلا کر خاک کر ڈالیں اور یوں اس شہر کا خاتمہ ہوگیا۔ تاہم آج بھی وہاں مایاؤں کے کچھ مندر اور اہرام عظمت رفتہ کی یاد دلاتے ہیں۔

تاریخ انسانی کے صفحات پر مایا 2600 قبل مسیح میں نمودار ہوئے۔ ان لوگوں نے میکسیکو کے جنگلوں میں زبردست کارہائے نمایاں انجام دیئے اور دوسروں پر اپنی ذہانت کی دھاک بٹھادی۔ انہوں نے اس وقت شمالی وجنوبی امریکہ میں تحریر کا نظام وضع کیا جب یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ انہوں نے جنگل صاف کرکے وسیع شہر بنائے اور وہاں خوبصورت عمارتیں تعمیر کیں۔ ان کی تعمیر کردہ پتھریلی عمارتیں آج بھی چیچن اٹزا، کوپان، تیکال وغیرہ کے کھنڈرات میں سیاحوں کو مسحور کردیتی ہیں۔

مایاؤں کو صحیح معنوں میں عروج 250ء میں ملا۔ میکسیکو کے علاوہ گوئٹے مالا، شمالی بیلیز اور مغربی ہونڈرس میں بھی ان کے اثرات نظر آتے ہیں۔ مایا ماہر تعمیرات نے ان علاقوں میں اوزاروں کے بغیر نفیس اور خوبصورت عمارات بنائیں جن میں اہرام نما معبد، محل اور رصدگاہیں شامل ہیں۔

مایا سلطنت دراصل کئی چھوٹی بڑی آزاد ریاستوں کا مجموعہ تھی۔ ہر ایک نے اپنی تہذیب وثقافت کو ترقی دی۔ 900ء کے قریب اچانک جنوبی علاقوں کے مایا اپنے شہر چھوڑ گئے۔ ماہرین آج تک نہیں جان سکے کہ مایاؤں نے اپنے شہر کیوں چھوڑے؟ جلد ہی شمالی علاقوں کے مایا نئی ابھرتی تہذیب، ٹولٹیک میں جذب ہوگئے۔ اس طرح 1200ء تک مایاؤں کا نام ونشان مٹ گیا۔ اگرچہ ان کے کچھ مراکز سولہویں صدی کے اوائل تک برقرار رہے۔ جب ہسپانویوں نے ان پر قبضہ کرلیا۔

مایاؤں نے جب جزیرہ نما یوکاتان کے شمال میں تین بڑے تالاب دیکھے تو وہاں 200ء کے قریب اپنی بستی بسالی۔ یہی بستی بڑھتے بڑھتے 600ء میں شہر بن گئی جو چیچن اٹزا کے نام سے مشہور ہوا۔ مایا زبان میں اس لفظ کے معنی ہیں کنویں کے منہ پر واقع۔ رفتہ رفتہ یہ شہر شمالی مایاؤں کی سیاسی، معاشی، معاشرتی اور نظریاتی زندگی کا مرکز بن گیا۔

چیچن اٹزا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس پر کوئی ایک بادشاہ حکمران نہیں تھا بلکہ نظم ونسق ایک کونسل چلاتی تھی۔ شہر کی معزز شخصیات اس کونسل کی رکن تھیں۔ چونکہ یہ تجارتی راستے پر واقع تھا لہٰذا اس خوبی نے بھی شہر کو فروغ دیا۔

مایا تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ 1221ء میں چیچن اٹزا خانہ جنگی کا شکار ہوگیا جس کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ نتیجتاً شہر میں لکڑی کی ساری عمارتیں جل گئیں۔ اس کے بعد چیچن اٹزا زوال کا شکار ہوگیا۔ تاہم جدید سائنسی طریقوں سے ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ شہر میں خانہ جنگی 1000ء میں ہوئی تھی۔ بہرحال اپنی تباہی کے بعد وہ ویران ہوتا گیا یہاں تک کہ 1531ء میں ہسپانوی مہم جو فرانسسکو ڈی مونتیجو نے اس پر قبضہ کرلیا۔

چیچن اٹزا میں آج پتھر سے بنی کئی عمارتیں محفوظ ہیں۔ ان میں معبد، محل، چبوترے، مارکیٹیں، غسل خانے اور کھیلوں کی جگہیں شامل ہیں۔ ان میں سے سب سے نمایاں ''ال کاستیو کا معبد'' ہے۔ یہ عمارت شکل میں ہرم جیسی ہے اور اس کے اوپر معبد واقع ہے۔ یہ 24 میٹر بلند ہے اور اس پر چڑھنے کے لئے چاروں کونوں پر 91 سیڑھیاں موجود ہیں۔

دور دراز واقع ہونے کے باعث بیشتر سیاح چیچن اٹزا نہیں جا پاتے لیکن اب صورتحال تبدیل ہوسکتی ہے۔ سات عالمی عجائبات میں شریک ہونے سے اس کی شہرت میں یقیناً بہت اضافہ ہوگا۔

ماچوپکچو

ایک تاریخی شہر جو انکا باشندوں نے ماچوپکچو پہاڑ پر بسایا تھا۔ یہ پیرو کی وادی اروبامبا میں واقع ہے۔ اسے ''گمشدہ شہر'' (Lost City) بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کئی صدیوں تک بیرون ملک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہا تاہم مقامی باشندے اس سے واقف تھے۔

1911ء میں امریکی ماہر آثار قدیم، ہیرام بنگھم (1875ء ...... 1956ء) نے اسے دریافت کیا اور ماچوپکچو پر ایک کتاب بھی لکھی۔ اس کتاب کے ذریعے جدید دنیا اس قیمتی اثریاتی شہر سے واقف ہوئی۔ تاہم بنگھم صاحب شہر سے ملنے والے کئی ہزار آرٹ کے بیش قیمت نمونے اپنے ساتھ امریکہ لے گئے۔ اب پیرو کی حکومت انہیں حاصل کرنے کے لئے قانونی چارہ جوئی کررہی ہے۔

انکا لوگوں کا اصل وطن پیرو ہے۔ انہوں نے تیرہویں صدی کے اوائل میں زور پکڑا۔ 1438ء تا 1533ء کے دوران انہوں نے حملے کرکے یا پُرامن پیغام رسانی کے ذریعے جنوبی امریکہ کے مغربی حصوں پر اپنی سلطنت قائم کرلی۔ اپنے دور عروج میں یہ سلطنت ایکواڈور، پیرو، مغربی اور وسطی بولیویا، شمالی، ارجنٹائن، شمالی چلی اور جنوبی کولمبیا تک پھیلی ہوئی تھی۔

ماچوپکچو تقریباً 1450ء میں آباد ہوا جب انکا سلطنت پھل پھول چکی تھی۔ یہ بستی صرف ایک سو سال بعد زوال پذیر ہوگئی کیونکہ ہسپانوی مہم جوؤں نے انکا سلطنت تباہ و برباد کرڈالی۔ یہ بستی انکاؤں کے صدر مقام کسکو سے صرف پچاس میل دور واقع تھی۔ چونکہ ظالم ہسپانویوں نے وہاں آباد تمام باشندوں کو قتل کردیا، اس لئے وہ گوشہ گمنامی میں چلی گئی۔

رفتہ رفتہ وہاں جنگل نے جنم لے لیا، یوں اس کے رہے سہے نشان بھی عنقا ہوگئے۔ آخر 1911ء میں بنگھم نے اسے دریافت کرلیا۔ بنگھم اور اس کے ساتھی ماہرین اثریات نے یہ مفروضہ قائم کیا کہ یہ کوٹ یا

گڑھ وہ مقام ہے جہاں انکاؤں کے آباؤ اجداد نے جنم لیا۔ تاہم اب بیشتر مؤرخین کا خیال ہے کہ انکا بادشاہ یہاں تفریح منانے کی غرض سے آیا کرتے تھے۔

انکا حکمرانوں نے یقیناً اپنی منفرد جگہ اور اراضی خصوصیات کی بناء پر ماچوپچو میں بستی بسائی۔ یہ بڑا پُرفضا مقام ہے۔ مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ بستی کے پچھواڑے واقع پہاڑی سلسلے کا انسانی چہرے سے ملتا جلتا خاکہ اس انکا کی نمائندگی کرتا ہے جو آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے جبکہ سلسلے کا سب سے بڑا پہاڑ ہویانا اس چہرے کی ناک ہے۔ 1913ء میں جب مشہور رسالے، نیشنل جیوگرافک نے اپنے ایک پورے شمارے میں ماچوپچو سے متعلق مضامین شائع کئے تو اس بستی کو صحیح معنوں میں شہرت ملی۔ 1983ء میں یونیسکو نے اسے ورلڈ ہیریٹیج سائٹ قرار دیا اور اس کی تعریف کچھ یوں کی ''انکا فن تعمیر کا شاہکار اور ایک منفرد اثریاتی مقام ہے''۔

یہ سطح سمندر سے 2350 میٹر بلندی پر واقع ہے۔ اسی کے باعث بیشتر سیاح پیرو آتے ہیں۔ یہ بستی انکاؤں کے لئے دفاعی قلعے کی حیثیت بھی رکھتی تھی کیونکہ ان گنت پہاڑوں، دریاؤں اور جنگلوں کی وجہ سے اس تک پہنچنا جان جوکھوں کا کام تھا۔

ہر سال تقریباً چار لاکھ سیاح ماچوپچو دیکھنے آتے ہیں۔ پیرو کی حکومت یہاں جدید ہوٹل اور تجارتی پلازہ تعمیر کرنا چاہتی ہے مگر سائنسدان اور مقامی باشندے اس منصوبے کے مخالف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کھنڈرات کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی۔ یہ کھنڈر رہائشی عمارات، معبدوں، کنوؤں، دفاعی چوکیوں وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اسی باعث یونیسکو غور کر رہا ہے کہ ماچوپچو کو مٹنے کے خطرے سے دوچار مقام قرار دے دیا جائے۔

کرائسٹ دی ری ڈیمر

یسوع مسیح کا مجسمہ جو برازیل کے شہر ریوڈی جنیرو میں واقع ہے۔ یہ 38 میٹر (105 فٹ) لمبا اور 700 ٹن وزنی ہے۔ مجسمہ 700 میٹر (2296 فٹ) بلند کورکوویڈو پہاڑ کی چوٹی پر بنایا گیا ہے اور شہر پر چھایا محسوس ہوتا ہے۔ یہ پہاڑی شہر کے نواح میں پھیلے تیجوکا نیشنل پارک کا حصہ ہے۔

یہ مجسمہ صرف رومن کیتھولک کلیسا کی عظمت کا نشان ہی نہیں بلکہ راؤ ڈی جنیرو کی نشانی بھی بن چکا ہے۔ کورکوویڈو پر حضرت عیسیٰؑ کا مجسمہ تعمیر کرنے کا خیال ڈیڑھ سو سال قبل ایک کیتھولک راہب، پیڈرو ماریا کو آیا۔ اس نے برازیل کی شہزادی ازابیل سے درخواست کی کہ اسے شاہی خزانے سے معقول رقم دی جائے تاکہ وہ اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنا سکے۔ تاہم شہزادی ازابیل اپنے مسائل میں الجھی ہوئی تھی اور اس نے پیڈرو کو ٹرخا دیا۔

1989ء میں جب برازیل جمہوریہ بنا تو مجسمہ بنانے کا منصوبہ سرد خانے میں چلا گیا۔ کیونکہ حکومت کی ایما پر چرچ اور مملکت علیحدہ ہو گئے۔ 1921ء میں ریوڈی جنیرو کے آرچ ڈائوسیز نے یہ تجویز پیش کی کہ پہاڑ پر کوئی یادگار تعمیر کی جائے۔ بعد ازاں راہبوں نے عطیات وصول کرنے کے لئے ایک عوامی میلے ''سیمانا ڈومونومینٹو'' کا اہتمام کیا۔ اس میلے میں رومن کیتھولکوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور دل کھول کر چندہ دیا۔ رقم جمع ہونے کے بعد یہ سوال سامنے آیا کہ یسوع مسیح کے مجسمے کا ڈیزائن کیسا ہونا چاہئے؟

ماہرین نے اس ضمن میں تین خیال پیش کئے۔ اول مجسمہ صلیب کے مانند ہو، دوم مسیح نے ہاتھ میں گلوب پکڑ رکھا ہو اور سوم وہ گھٹنوں کے بل جھکے ہوں۔ آخر راہبوں نے ایسا ڈیزائن منظور کر لیا جس میں حضرت عیسیٰؑ کے بازو پھیلا رکھے ہیں۔

اس مجسمے کو ڈیزائن کرنے کی ذمہ داری پولش نژاد فرانسیسی مجسمہ ساز، پال لنڈوسکی کو سونپی گئی جبکہ سے مقامی انجینئر، ہیٹور ڈیسلوا نے تعمیر کروانا تھا۔ ممتاز انجینئروں اور ٹیکنیشنوں نے پہلے لنڈوسکی کے منصوبے کا جائزہ لیا اور پھر گفت و شنید سے طے پایا کہ مجسمہ سٹیل کے بجائے کنکریٹ سے تعمیر کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ مجسمے کی ہیئت ایسی ہے کہ اس کی تیاری میں کنکریٹ مناسب رہے گا۔

مجسمے کی بیرونی تہوں میں سنگ صابون (Soap Stone) استعمال کیا گیا جو اپنی پائیداری اور خوبصورتی کے باعث مشہور ہے۔ اندرونی تہیں پتھر کی ہیں جو سویڈن کے شہر ملاموسے درآمد کیا گیا۔ 12/اکتوبر 1931ء کو یہ مجسمہ عوام کے لئے کھول دیا گیا۔

سات نئے عجائبات میں اس کی شمولیت سے برازیل خصوصاً ریوڈی جنیرو کے باشندے بہت خوش ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ برازیلی حکومت نے وسیع پیمانے پر یہ مہم چلائی تھی تاکہ اس مجسمے کو نئے عجائبات عالم میں شامل کیا جا سکے۔

(سنڈے ایکسپریس 22 جولائی 2007ء)

غیر مرئی ستاروں کی کھوجی

خلا میں جائیے، تو شدید سردی آپ کا استقبال کرے گی۔ اکثر جگہیں تو اتنی منجمد ہیں کہ وہاں مرئی طیف (وزیبل سپیکٹرم) میں روشنی منعکس نہیں ہو پاتی۔ لہٰذا ان جگہوں میں موجود ستارے وغیرہ دکھائی نہیں دیتے۔ انہیں دیکھنے کے لئے ہی ناسا نے مئی میں ہرشل خلائی دوربین خلا میں بھجوائی ہے۔ یہ انفرا ریڈ طیف میں کائنات کا جائزہ لیتی ہے جس میں کہ ہر شے نظر آ جاتی ہے۔ زمین کی انفرا ریڈ شعاعوں سے بچنے کے لئے یہ نو لاکھ تیس ہزار میل اوپر چھوڑی گئی۔ ہرشل تین برس تک کام کر کے دیکھے گی کہ ستارے و سیارے کیونکر پیدا ہوتے ہیں؟ کائنات کے دیگر اسرار بھی معلوم کرے گی۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

ذکرِ عشقِ شہیداں

آنکھ اشکبار، دل حزیں، پر لب سیئے سیئے
ہم مرضیِ خدا پہ ہیں سر خم کیے کیے

دل کو نہیں مجال کہ شکوہ کرے کوئی
گزری ہے عمر خون کے آنسو پیے پیے

لکھ دی پھر اہلِ صدق نے اک داستاں نئی
گردن کٹا کے عشق میں سجدہ کیے کیے

ہونے دیا نہ خم کہیں ایمان کا علم
جاں دی لوائے عشق کو اونچا کیے کیے

تاریخ آبروئے گلستاں لہو لہو
دامن میں ذکرِ عشقِ شہیداں لیے لیے

قطرے نہیں یہ خون کے، موتی ہیں عشق کے
جو کہہ رہے ہیں دہر سے عاشق جئے جئے

یہ کاروانِ اہلِ محبت عجیب ہے
ہر طفل و پیر شوقِ شہادت لیے لیے

کچھ جی رہے ہیں موت کے سائے میں بیٹھ کر
کچھ مر کے راہِ یار میں ہر پل جئے جئے

لو بڑھ گئی زمین کی روشن ہوا جہاں
ہم نے جو بیچ خاک کے کچھ رکھ دیئے دیئے

ضیاء اللہ مبشر

مکرم انیس احمد ندیم صاحب

جماعت احمدیہ جاپان کا 23واں جلسہ سالانہ

جاپان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز 1981ء میں ہوا۔اس وقت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر ومربی انچارج تھے۔اس کے بعد تسلسل سے ہر سال جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے اور دنیا کے بیشتر ممالک کی طرح جاپان بھی حضرت مسیح موعود کی اس متبرک یادگار سے مستفیض ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ جاپان کا مرکز وسطی جاپان کے صنعتی شہر ناگویا میں واقع ہے۔امسال کے جلسہ سالانہ کے لیے ناگویا شہر کا انتخاب ہوا۔اور جاپان میں چھٹیوں کی مناسبت سے یکم سے تین مئی 2010ء کی تاریخیں تجویز کی گئیں۔۔

جماعت احمدیہ جاپان کی 23ویں مجلس شوریٰ

یکم مئی 2010ء کو نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد جماعت احمدیہ جاپان کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ امسال کی مجلس شوریٰ کا ایجنڈا ''بدرسوم سے اجتناب'' اور'' جاپانی زبان میں لٹریچر کی اشاعت کے جائزہ'' نیز بجٹ آمد وخرچ برائے سال 2010-2011ء کی تجاویز پر مشتمل تھا۔ممبران شوریٰ کی رائے سے پہلی دو تجاویز سے متعلق دو سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں،پہلی تجویز کے لیے سب کمیٹی کے صدر مکرم حافظ امجد عارف صاحب اور سیکرٹری مکرم ناصر ندیم بٹ صاحب جبکہ دوسری سب کمیٹی کے صدر مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب اور مکرم سیکرٹری محمد عصمت اللہ صاحب تھے۔سب کمیٹیوں کی رپورٹس اور ممبران کی رائے سے مرتبہ سفارشات تیار کی گئیں جو منظوری کے لیے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوادی گئی ہیں۔

جلسہ کا آغاز

مؤرخہ 2 مئی 2010ء کو صبح سوا دس بجے پرچم کشائی کے ساتھ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔لوائے احمدیت خاکسار نے جبکہ جاپان کا قومی پرچم ہمارے جاپانی احمدی بھائی مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب نے لہرایا۔پرچم کشائی کی تقریب کے موقع پر بچے اور بچیاں مترنم آواز میں

''اے لوائے احمدیت قوم احمد کے نشاں
تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں''

ترانے کی صورت میں پڑھتے رہے۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا جس کے بعد خاکسار نے حاضرین کی خدمت میں چند گزارشات پیش کیں اور دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ جاپان کے تیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کیا۔عزیزم عمر احمد ڈار نے ترانہ پیش کیا جس کے بعد مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے ''صحابہ اور مالی قربانیاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

جلسہ سالانہ جاپان کا دوسرا سیشن دوپہر کھانے کے وقفہ اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد شروع ہوا۔یہ سیشن مکمل جاپانی زبان میں تھا اس کی صدارت مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب اور مکرم اویس کوبایاشی صاحب نے کی۔تلاوت کے بعد ترانہ پیش کیا گیا۔پہلی تقریر مکرم محمد عصمت اللہ صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا ''جماعت احمدیہ کا تعارف اور امتیاز'' دوسری تقریر مکرم ضیا اللہ مبشر صاحب نے ''جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں'' کے موضوع پر کی۔اس سیشن کی آخری تقریر مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب کی تھی جنہوں نے اپنے قبول احمدیت کی داستان بیان کی۔

پہلے دن کی کاروائی کا تیسرا سیشن مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔یہ ایک خصوصی نشست تھی جس کا عنوان تھا ''ہمارے معاشرتی مسائل اور ان کا حل'' تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر عمران خان صاحب نے ''قرض اور لین دین سے متعلق دینی تعلیم'' کے موضوع پر کی۔مبشر احمد زاہد صاحب کی تقریر کا عنوان تھا ''تربیت اولاد کی خاطر وقت اور مال کی قربانی'' جبکہ اس سیشن کی آخری تقریر میں خاکسار نے ''نظام سلسلہ کی تعلیم کے مطابق رشتہ کرنے کی اہمیت'' سے متعلق گزارشات پیش کیں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام

جلسہ سالانہ کے پہلے دن جلسہ کی کارروائی کے اختتام پر احمدی طلباء کی ایک میٹنگ نیشنل صدر جماعت کے ساتھ منعقد ہوئی۔مکرم ڈاکٹر عمران خان صاحب ایک سال کے لیے ایسوسی ایشن کے چیئرمین اور مکرم عمر احمد ڈار صاحب سیکرٹری مقرر ہوئے۔

دوسرا دن

مؤرخہ 3 مئی 2010ء کو جلسہ سالانہ کی کارروائی صبح 10:00 بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔اس سیشن کی پہلی تقریر ''آنحضور ﷺ بطور رحمۃ للعالمین'' جاپانی زبان میں تھی جو مکرم اطہر احمد ڈار صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم حافظ امجد عارف صاحب نے کی جس کا عنوان تھا ''سیرۃ حضرت مسیح موعود عشق رسول ﷺ کے آئینہ میں''۔دین اور خدمت خلق کے موضوع پر جاپانی زبان میں مکرم ناصر ندیم بٹ صاحب نے تقریر کی۔ایک نظم کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ نے ''پاکستان میں جماعتی حالات اور جماعت احمدیہ کی قربانیوں'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس سیشن کے مہمان خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب تھے۔آپ کا تعلق حضرت مسیح موعود کی مبارک نسل سے ہے۔آپ جماعتی دورہ پر ان دنوں جاپان میں تھے اور خصوصی درخواست پر جلسہ سالانہ کے اس سیشن میں شرکت کی اور اختتامی خطاب فرمایا۔آپ نے جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت اور برکات سے روشناس کرواتے ہوئے قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش فرمائے۔

جماعت احمدیہ جاپان کی ویب سائٹ کا اجراء

جلسہ سالانہ کے اس سیشن میں مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے دعا کے ساتھ جماعت جاپان کی ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔ویب سائٹ کی تیاری کے کام میں ہمارے احمدی بھائی مکرم جاوید مرزا صاحب نے انتھک محنت اور لگن سے خدمت کی توفیق پائی۔

ہمارے جاپانی احمدی بھائی مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب جنہیں جاپانی زبان میں ترجمہ کی توفیق ملی ہے۔گزشتہ دنوں تقریباً چھ ماہ کے لیے نظر ثانی کے کام کے لیے ربوہ تشریف لے گئے تھے۔اظہار تشکر کے لیے جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے انہیں حضرت مسیح موعود کی تصویر اور خوبصورت سووینئر تحفہ دیا گیا۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء مکرم ڈاکٹر عمران خان صاحب (PHD Tsukuba University) مکرم لقمان احمد صاحب (PHD Sapporo University) اور مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (PHD Kyoto University) کو تحائف دیئے گئے۔دوران سال تین احمدی بچوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی توفیق ملی۔اس عظیم سعادت کے حصول پر عزیزم غلام احمد اور مرتاض احمد رضی کو بھی تحائف دیئے گئے۔

خاکسار نے اپنی اختتامی گزارشات میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی خدمت میں حضرت مسیح موعود کا یہ دعائیہ تحفہ پیش کیا جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ شامل ہونے والوں کو ہر یک قدم پر اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔دعوت الی اللہ کے میدان میں اس سال کو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا سال منانے کی خصوصی تحریک احباب کی خدمت میں پیش کی۔جلسہ کے کارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ ناگویا کے لیے خصوصی اظہار تشکر کیا جنہوں نے جلسہ سالانہ کے لیے آنے والے مہمانوں کے لیے اپنے گھر پیش کئے اور انتظام میں بھر پور تعاون فرمایا۔شعبہ ضیافت اور دیگر ڈیوٹی دینے والوں نے غیر معمولی محنت اور خلوص سے مہمان نوازی کی توفیق پائی۔

مہمان خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ جاپان کا تیسواں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ سالانہ میں جاپانی احمدیوں سمیت،سری لنکا انڈونیشیا،نائیجیریا،بھارت،برما اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب شریک ہوئے۔مجموعی حاضری 162 رہی۔

میری یادوں کی پٹاری

حمید احمد سیٹھی اپنے کالم گھر ہونے تک میں لکھتے ہیں:۔

ہمارے گردوپیش روزانہ کئی غیر معمولی واقعات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔کئی ایک کا تو ہم دوست احباب سے ذکر کر لیتے ہیں جبکہ بہت سی باتیں وقت گزرنے کے ساتھ یا تو غیر اہم ہو جاتی ہیں یا ذہنوں میں دھندلا کر قصہ پارینہ بن جاتی ہیں۔یونہی بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ ماضی قریب و بعید میں جھانک کر چند ایک اہم واقعات کو رقم کیا جائے۔

ابھی اتوار 30 مئی کو بعد دوپہر ایک دوست سے ملنے کار سے ماڈل ٹاؤن جا رہا تھا تا کہ جمعہ کے روز عبادت گاہ واقع گڑھی شاہو میں دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بننے والے اس کے جواں سال بھتیجے کی تعزیت کر سکوں۔میرے آگے ایک وی آئی پی کارواں ماڈل ٹاؤن ہی کی طرف رواں دواں تھا۔اچانک یہ کارواں احمدیوں کی عبادت گاہوں کی طرف مڑا۔یہ ارادہ کر کے کہ اگر یہ شریف برادران میں سے کوئی ہے تو ان سے پوچھا جائے کہ کیا وجہ ہے ان کا دور حکومت دہشت گردوں کے لئے سنہری دور کیوں بنتا جا رہا ہے۔ لیکن قریب پہنچ کر وہاں رحمان ملک کو ریٹائرڈ کرنل منور سے وقوعے کی بریفنگ لیتے پایا۔وزیر موصوف 1981ء میں میرے کولیگ رہ چکے ہیں۔محبت سے ملے اور مجھ سے مشورہ طلب کیا۔میں نے اپنے انتظامیہ کے تجربے کی بنا پر بتایا کہ مجرم کو سزا ملنا جرائم کی بیخ کنی کی شرط اول ہے اور فتنہ پروروں کو نظر انداز کرنا جرائم کی نرسری بونے کے مترادف ہے۔نفرت کا پرچار اور دوسرے انسانوں کو عقیدے کی بنیاد پر گردن زدنی قرار دینے کا درس دینا دین کی تجارت کے ہم معنی اور اس اہم ایشو سے حکومتی چشم پوشی کا مطلب حکومت کی رٹ سے دستبرداری اور جرائم پیشہ کو فری فار آل کی دعوت دینا ہے۔قانون کے نفاذ میں نرمی و مصلحت کے ساتھ کوئی معاشرہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 جون 2010ء)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

مخلص خادم سلسلہ مکرم شیخ مامون احمد صاحب کا ذکر خیر

مکرم شیخ مامون احمد صاحب 1943ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ چین و ایران و جزائر فجی کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ آپ کے دادا حضرت شیخ عبدالحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ نے اعلیٰ تعلیم بیروت یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ نے اپنے والد صاحب سے ایک وعدہ کیا تھا کہ میں ساری عمر سلسلہ کی خدمت کرتا رہوں گا یہی وجہ تھی کہ آپ زندگی کے آخری سانس تک خدمت بجا لاتے رہے آپ زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تھے۔ اس سے قبل بھی دو مرتبہ آپ زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ علامہ اقبال ٹاؤن اور سبزہ زار لاہور رہے۔ دونوں مرتبہ آپ نے علم انعامی حاصل کرنے کی توفیق پائی۔ ان کی وفات سے ایک رات قبل دس بجے کے قریب ایک دکان پر کسی احمدی دوست کو ملے پوچھنے پر بتایا کہ نئے سال 2010ء کے لئے مجھے خدمت کا موقعہ ملا ہے دعا کریں۔ مکرم شیخ صاحب حلقہ میں کچھ عرصہ سیکرٹری جائیداد کی بھی خدمات انجام دیتے رہے، ہمیشہ خاکسار کے ساتھ خصوصی تعاون کرتے رہے اور ہمیشہ جماعتی کاموں کو ترجیح دیتے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، جلسہ جات خاص طور پر سیرت النبیؐ، تعلیم القرآن اور تربیتی پروگراموں کا جو معیار آپ کے اولین دور میں زعامت علیاء بیت الاحد میں قائم ہوا وہ دوسروں کے لئے قابل تقلید بن گیا تھا۔ میڈیکل کیمپ میں بھی نمایاں خدمت بجا لاتے رہے۔ اب آپ کے دل کا آپریشن ہو چکا تھا پھر بھی آپ نے دن رات محنت کی اور خرابی صحت کی بھی پروا نہیں کی اور مسلسل خدمت بجالاتے رہے۔ تمام زعماء حلقہ جات اور پھر ہر ایک منتظم کو نہ صرف فون کرتے بلکہ منتظم عمومی کے ذریعہ پیغام بھجواتے اور چٹھیاں لکھ کر پروگرام دیتے رہتے، مکرم شیخ صاحب انصاراللہ ضلع کی مجلس عاملہ میں بھی بڑے متحرک رہے تھے، مکرم ناظم صاحب ضلع کی عاملہ میں بہت ذمہ داری سے خدمات سرانجام دیں، زیارت مرکز ربوہ کے لئے مہمانوں کو تیار کرنا اور عہدیداروں کی تربیت میں حصہ لینا اور اپنے تجربات سے آگاہ کرنا ان کے پسندیدہ کام تھے، مرکز سے جو بھی حکم ملتا فوری بجالاتے۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ مرکزی عہدیداروں کی بڑی عزت کرتے تھے آپ ذہین اور محنتی انسان تھے۔ جلسہ سالانہ یو۔کے اور جرمنی میں شمولیت کی سعادت کئی دفعہ حاصل ہوئی، بیروت میں حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ اگرچہ عرصہ پانچ سال سے صحت نہایت کمزور تھی لیکن جماعتی میٹنگ میں میں بڑے اہتمام سے تشریف لے جاتے۔ ان کی بیگم صاحبہ نے بتایا کہ جب کبھی آپ بیمار ہوتے اور ہسپتال میں داخل ہونے کے لئے جاتے تو بڑی ذمہ واری اور تفکر سے ضروری کاغذات ان کے سپرد کرتے کہ میری غیر موجودگی میں یہ فلاں جگہ بھجوا دینا۔ آپ ''المصلح'' کے سابق پرنٹر و پبلشر مکرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ پیشے کے اعتبار سے آپ آرکیٹیکٹ تھے اور آپ کو احمدیہ آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ آپ کا تحریر کردہ ''بیروت میں مذاکرہ'' المصلح میں قسط وار شائع ہوتا رہا آپ کو سلسلہ اور خلفاء سلسلہ سے گہری محبت تھی۔ غرض آپ خدمت دین کرنے والے مجاہد تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ آنسہ شریف صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور درجات بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے اہل وعیال کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا خود نگہبان ہو۔ آمین

کپڑوں کا فخر اور شیخی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 23/اگست 2003ء کو فرمایا:۔

پھر کپڑوں پر بڑا فخر ہو رہا ہوتا ہے۔ اپنے گزشتہ حالات بھول جاتے ہیں۔ حال یاد رہ جاتا ہے اور مجلسوں میں بیٹھ کر بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ دیکھو مَیں نے یہ جوڑا اتنے میں بنایا۔ پھر شادی بیاہ پر لاکھوں روپے کا ایک ایک جوڑا بنا لیتے ہیں جو ایک یا دو دفعہ پہن کر کسی کام کا نہیں ہوتا۔ اُس کا استعمال ہی نہیں کیا جاتا۔ چلیں آپ نے یہ فضول خرچی تو کر لی اب اس کو اپنے تک رکھیں۔ پھر اپنے جیسی فضول خرچ عورتوں میں بیٹھ کر دوسروں کا ٹھٹھا اُڑایا جاتا ہے کہ اُس نے کس قسم کے سستے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اور پھر مالی لحاظ سے بھی اپنے سے کم حتیٰ کہ رشتے دار کو بھی نہیں بخشتے۔ تو یہ فخر، یہ شیخی احمدی عورت میں نہیں ہونی چاہئے۔ (روزنامہ الفضل 26 جنوری 2006ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

تبصرہ

درد کی بانہوں میں

شاعر: اعظم نوید

کل صفحات: 131

زیر تبصرہ کتاب ''درد کی بانہوں میں'' معروف شاعر جناب اعظم نوید کا دوسرا شعری مجموعہ ہے۔ اس سے پہلے ان کا ایک شعری مجموعہ ''وفاؤں کا صلہ'' شائع ہو کر قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ کتاب کا پیش لفظ جناب پروفیسر طارق محمود تبسم صدر شعبہ اردو پنجاب کالج سرگودھا نے لکھا ہے اور انہیں لطیف جذبوں کا شاعر قرار دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شعر جناب اعظم نوید کی سرشت میں اس طرح بسا ہوا ہے جیسے جسم میں روح، اعظم نوید کا شمار ان شاعروں میں ہوتا ہے جو وقت کے شانے سے شانہ ملا کر چلتے ہیں اور ہر چیلنج کا سامنا اور مقابلہ کرتے ہیں اور ہر قیمت پر اپنے شعروں میں جذبوں کی صداقت کے علمبردار نظر آتے ہیں۔ ان کے کلام میں جذبۂ محبت اس طرح موجود ہے جیسے بہار کے موسم میں گلابوں کی خوشبو۔

شاعری حساس دلوں کی ترجمانی اور لطیف جذبوں کی ترسیل کا نام ہے۔ شاعر عام آدمی کی نسبت اپنا مدعا! دلی کیفیات، جذبات و مشاہدات کو خوبصورت الفاظ میں بیان کرنے کے ہنر سے آشنا ہوتا ہے۔ بجا طور پر جناب اعظم نوید اس فن سے خوب آشنا ہیں۔

ڈاکٹر محمد اشرف کمال کے بقول اعظم نوید کی شاعری ایسے جذبوں کی غمازی کرتی ہے۔ جن میں آنے والے خوش آئند زمانوں کی چاپ واضح طور پر سنی جا سکتی ہے۔

اس کتاب میں مشہور ماہر تعلیم اور دانشور جناب ڈاکٹر طاہر تونسوی کا مختصر تبصرہ بھی موجود ہے جس میں انہوں نے جناب اعظم نوید کو ایک باکمال شاعر اور بہترین تخلیق کار قرار دیا ہے۔ ان کی شاعری پر اور بھی کئی ادبی شخصیات کے تبصرے اس کتاب میں شامل ہیں۔ خوبصورت سرورق اور عمدہ طباعت کے ساتھ یہ کتاب اردو ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے اور یقیناً اردو شاعری سے شغف رکھنے والوں کو یہ پسند آئے گی۔

ان کی خوبصورت شاعری اور حسین و جمیل جذبات سے مزین چند اشعار نمونہ کے طور پر ملاحظہ کیجئے

ہر اک شے میں تیرا ہی جلوہ عیاں ہے
تیری ذات پھر بھی نہاں در نہاں ہے

....

دین حق کی ہوئی تجھ پہ حجت تمام
اے نبیؐ تجھ پہ لاکھوں درود و سلام

....

سارے پھولوں نے تیرا ذکر کیا
صرف تو ہی گلاب لگتا ہے

....

آپ خوشیوں کے پھول چن لیجئے
غم کی جاگیر تو ہماری ہے

....

کیا دکھاؤں میں زخم دل اعظم
گھاؤ گہرا ہے ضرب کاری ہے

....

کوئی تو بات حسبِ آرزو کرتے
گلہ تھا مجھ سے اگر کچھ، تو روبرو کرتے

....

قدم سے قدم تم ملا کے چلو
نگاہوں کو اپنی جھکا کے چلو
مری جاں یہ دنیا ہے فتنوں بھری
تمہی اپنا دامن بچا کے چلو

....

چاند کا نام دوں تجھے لیکن
استعارا بہت پرانا ہے

....

بتوں کو پوجتے ہم نے گنوا دی عمر یہ ساری
خدا کا ذکر اس دل میں بسا لیتے تو اچھا تھا

....

اگر ہے ان سے محبت تو پھر حیا کیسی
قدم بڑھاؤ نا اعظم یہ جاں نثار کرو

....

فیض سے اپنے باہنر کر دے
اب میرے لفظ میں اثر کر دے
چشمِ گریاں ہے اس کی فرقت میں
ہجر کا وقت مختصر کر دے

....

تیری یادوں سے رہا ہو نہ سکا
مجھ میں اک شخص بڑا ہو نہ سکا

....

محبت کا جنوں باقی رہے گا
یہ سوز اندروں باقی رہے گا
مٹا لو جس قدر چاہو مٹا لو
مگر پھر بھی یہ خوں باقی رہے گا

....

گلستاں میں شائد ہے آمد کسی کی
تبھی تو صبا کُھل کے مُسکا رہی ہے

....

گم گشتہ منزلوں کے سہانے سفر میں ہوں
اچھا ہوا کہ میں بھی کسی نظر میں ہوں

(ع۔ص۔ق)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عاقب مقبول صاحب منظور کالونی کراچی سے تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی عزیزہ مناہل احمد منان بنت مکرم عطاء المنان صاحب نے 6 سال 3 ماہ کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ موصوفہ مکرم محمد یعقوب صاحب کاہلوں حاصل پور کی پوتی اور مکرم مقبول احمد صاحب کاہلوں کویت کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے کو نور قرآن سے منور کردے۔ آمین

گمشدہ پرس

ایک عدد چھوٹا زنانہ پرس جس میں کچھ نقدی اور ایک عدد طلائی انگوٹھی کالے عقیق کے ساتھ چند روز قبل اقصیٰ روڈ پر خریداری کرتے وقت کسی ریڑھی/دکان پر گر گیا تھا۔ براہ کرم جس دوست کے پاس ہو یا علم ہو۔ درج ذیل نمبر پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ 0333-6706891

ملازمت کے مواقع

لاہور میں واقع ایک ادارے کو درج ذیل آسامیوں کیلئے نوجوان فوری درکار ہیں۔

سٹور کیپر تعلیمی قابلیت، بی کام+کمپیوٹر 1

بی ایس سی ایگریکلچر (برائے ایگریکلچر فارم) 1

برائے رابطہ: 0334-4066555

(نظارت صنعت وتجارت)

درخواست دعا

مکرم عاقب مقبول صاحب منظور کالونی کراچی سے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم مقبول احمد صاحب عرصہ دو سال سے جلدی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور صحت والی لمبی اور فعال عمر عطا کرے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ محترمہ بشریٰ تبسم صاحبہ آف جرمنی کے معدے میں درد رہتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ترکہ مکرم مرزا مظہر احمد صاحب)

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی محترم مرزا مظہر احمد صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 18 ق دارالصدر برقبہ 4 کنال میں سے 17 مرلہ 210.5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (بھائی)
2۔ مکرم مرزا اعمر احمد صاحب (بھائی)
3۔ مکرم مرزا مظفر احمد صاحب (بھائی)
4۔ مکرمہ امۃ الحی خان صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

مکرم عبدالغفار صاحب زعیم مجلس انصاراللہ چک نمبر 96 گ۔ب صریح فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد ہارون شہزاد صاحب معلم وقف جدید و بہو مکرمہ صائمہ شہزاد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22 مئی 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت محمد طٰہٰ نام عطا فرمایا ہے جو مکرم شفیق ارشد صاحب 121 ج۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد کا نواسہ اور مکرم عبدالستار صاحب مرحوم آف چک 96 گ ب صریح کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی صحت وسلامتی والی لمبی زندگی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے 29/اگست 1964ء کو محلّہ جیون داس مردان سے وصیت کی تھی۔ ان کا حساب جون 2005ء تک مردان جماعت کی طرف سے موصول ہوا۔ جون 2005ء سے تا حال ان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ انگلستان چلی گئی ہیں ان کا موجودہ ایڈریس نہیں ملا۔ اگر یہ خود یا ان کے کوئی عزیز، رشتہ داران کے بارے میں علم رکھتے ہیں تو براہ کرم مکمل ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

12 جولائی 2010ء

1-35 am	بستان وقف نو
2-30 am	فوڈ فار تھاٹ
3-05 am	چلڈرن کلاس
4-15 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-40 am	تلاوت
5-50 am	یسرنا القرآن
6-15 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-50 am	لقاء مع العرب
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
9-25 am	سوال وجواب
10-20 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
11-55 am	گلشن وقف نو
1-00 pm	سیرت النبی ﷺ
2-00 pm	حضور انور کے ساتھ فرنچ ملاقات پروگرام
3-00 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	فرنچ کلاس
4-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 pm	تلاوت اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-05 pm	خطبہ فرمودہ 3 جولائی 2009ء
8-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	راہ ھدیٰ
11-05 pm	فرنچ کلاس
11-30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

13 جولائی 2010ء

12-00 am	عربی سروس
1-00 am	لقاء مع العرب
2-00 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-35 am	گلشن وقف نو
3-40 am	تقاریر جلسہ سالانہ
4-25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
5-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-05 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-50 am	لقاء مع العرب
7-50 am	فرنچ کلاس
8-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
9-10 am	حضور انور کے ساتھ ملاقات پروگرام
10-10 am	جلسہ سالانہ قادیان 2007ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	بستان وقف نو
1-05 pm	سوال وجواب
2-10 pm	گلوبل وارمنگ
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-15 pm	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-00 pm	یسرنا القرآن
6-15 pm	بنگلہ پروگرام
7-15 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2006ء
8-00 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	سوال وجواب
10-15 pm	یسرنا القرآن
10-35 pm	تاریخی حقائق
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

(بقیہ از صفحہ 2)

میں گھیر لیا اپنے جسم کے چیتھڑوں کے ساتھ ان بے بسوں کے تن بھی ریزہ ریزہ بکھیر دیئے۔ ان کو جس جنت کی تلاش ہے کیا وہ شیطان کے بہکاوے میں ملے گی؟ قاتل ومقتول دونوں ایک ہی وقت حی وقیوم کے دربار میں حاضر ہیں، ان کا فیصلہ ہوگا جب دیکھیں گے مگر لہو جو بہہ رہا ہے لہو جو بہہ چکا ہے یہ سب ایک ہی خاندان کے بچوں کا خون ہے تو پھر ہم خون میں نہائے جانے کی بجائے دونوں مل کر لڑانے اور بہکانے والے پردھاوا کیوں نہیں بولتے؟

اے رہبر ملک و قوم بتا
یہ کس کا لہو ہے کون مرا

(نوائے وقت یکم جون 2010ء)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن اور مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ

دونوں ڈاکٹرز صاحبان مورخہ 11 جولائی 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹرز صاحبان کی خدمت سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان موجود ہے جو بذریعہ نیلامی مورخہ 12 جولائی 2010ء کو بوقت 8:00 بجے فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب استفادہ فرمائیں۔ نیلامی کی رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

سامان

فریج، ایئرکولر، الیکٹرک واٹرکولر، ٹیلی فون سیٹ، ڈرل مشین، بیٹری، میز، کرسیاں، گیزر اور متفرق لوہے اور لکڑی کا سامان۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت کارکن درجہ دوم

۞ دفتر انصاراللہ پاکستان کو ایک کارکن درجہ دوم کی ضرورت ہے جو کہ مندرجہ ذیل اہلیت رکھتا ہو۔

1۔ کم ازکم تعلیم ایف۔اے/ایف ایس سی

2۔ کمپیوٹر کے مندرجہ ذیل پروگرامز میں مہارت رکھتا ہو۔ ان پیج اردو، ایکسل، ورڈ، ایکسیس کورل ڈرا، انٹرنیٹ

3۔ اردو میں کم ازکم سپیڈ 40 wpm

4۔ انگلش میں کم ازکم سپیڈ 50 wpm

5۔ تجربہ رکھنے والے حضرات کو ترجیح دی جائیگی۔

درخواست و اسناد بعد تصدیق صدر صاحب محلہ/امیر جماعت دفتر ہذا میں مورخہ 12 جولائی تک پہنچادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

پولیو ڈے

۞ محکمہ صحت نے مورخہ 12 تا 16 جولائی 2010ء ملک بھر میں پولیو ڈے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے آپ کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔ والدین پولیو ٹیم کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تاکہ پیدائش سے لے کر پانچ سال تک ہر بچہ یا بچی کو پولیو ویکسین کے قطرے پلوائے جا سکیں۔ کوئی بچہ یا بچی قطرے پینے سے رہ نہ جائے۔

(ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لالیاں)

خبریں

وزارت قانون 12 جولائی تک وزیراعظم کو نئی سمری بھیجے

سپریم کورٹ نے قومی مفاہمت آرڈیننس (این آر او) کے خلاف فیصلہ پر عمل درآمد کے حوالہ سے وزارت قانون کو نئی سمری بنا کر وزیراعظم کو بھجوانے کی ہدایت کی ہے اور 12 جولائی کو سیکرٹری قانون کو عدالت میں پیش ہو کر اس ضمن میں عدالت کو آگاہ کرنے کا کہا ہے۔

دہشت گردوں سے مذاکرات ہونگے، نہ پنجاب میں آپریشن

وزیراعظم گیلانی کی زیر صدارت سیکیورٹی کی صورتحال پر ایک اہم اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ حکومت ہتھیار ڈالنے تک دہشت گردوں سے کوئی مذاکرات نہیں کرے گی، پنجاب میں کسی آپریشن کی تیاری نہیں کی جا رہی، وہاں جو بھی کارروائی ہوگی صوبائی حکومت کرے گی، وزیراعظم نے انسداد دہشت گردی کی قومی اتھارٹی (نیکٹا) کو فوری طور پر متحرک کرنے، انسداد دہشت گردی ایکٹ میں فوری ترامیم، مدارس میں اصلاحات لانے اور تمام کالعدم تنظیموں کی کڑی نگرانی کی ہدایت کی ہے۔ اجلاس میں وزرائے اعلیٰ، وزیراعظم آزاد کشمیر، چیف سیکرٹریوں، آئی جی حضرات اور انٹیلی جنس اداروں کے سربراہوں نے شرکت کی۔

پنجاب میں نام بدل کر کام کرنے والی 69 کالعدم تنظیموں پر پابندی

پنجاب حکومت نے صوبے میں دہشت گردی، خودکش حملوں، بم دھماکوں کی روک تھام اور صوبے میں امن وامان کی فضا کو برقرار رکھنے کیلئے وزارت داخلہ کے حکم پر ماضی میں کالعدم قرار دی جانے والی 69 مذہبی تنظیموں کو ایک مرتبہ پھر نام بدل کر کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ داخلہ پنجاب کی طرف سے صوبے کے تمام ڈی سی اوز اور ڈی پی اوز کو خصوصی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں جن سے کہا گیا ہے کہ وہ نام بدل کر کام کرنے والی کالعدم تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کریں۔

داتا دربار میں دہشت گردی کے خلاف متفقہ قرارداد مذمت منظور

پنجاب اسمبلی کے ایوان میں داتا دربار پر ہونے والی دہشت گردی کے خلاف قرارداد مذمت متفقہ طور پر منظور کرلی گئی ہے، اس قرارداد میں احمدیوں کی بیوت الذکر پر ہونے والے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سیکیورٹی کیلئے ہر طرح کے وسائل فراہم کئے جائیں گے، اراکین اسمبلی نے خطاب کرتے ہوئے آئی جی پنجاب طارق سلیم ڈوگر کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔

رانا ثناءاللہ نے مستعفی ہونے کی پیشکش کر دی

وزیر قانون پنجاب رانا ثناءاللہ نے داتا دربار میں دہشت گردی کے بعد ان کے استعفی کے مطالبات پر مستعفی ہونے کی پیشکش کردی ہے۔ رانا ثناءاللہ نے کہا ہے کہ ان کے مستعفی ہونے سے دہشت گردی ختم ہوسکتی ہے تو وہ استعفیٰ دینے کو تیار ہیں۔

پاکستان نے آسٹریلیا کو پہلے ٹونٹی 20 میں 23 رنز سے ہرادیا

پاکستان نے آسٹریلیا کو پہلے ٹونٹی 20 میں 23 رنز سے ہرادیا، عمراکمل مین آف دی میچ قرار پائے۔ پاکستان نے آسٹریلیا کو 8 وکٹوں کے نقصان پر 168 رنز کا ہدف دیا تھا۔ آسٹریلیا کی پوری ٹیم 144 رنز پر آؤٹ ہوگئی۔ پاکستان کی جانب سے محمد عامر اور سعید اجمل نے 3،3 عمر گل نے 2 جبکہ شاہد آفریدی اور عبدالرزاق نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 7 جولائی

طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

ہومیو پیتھک ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
بانی ہولز موپیتھی (ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی)
سے علاج کروانے کیلئے صرف ایسے مریض رابطہ کریں
جو کسی بھی طریق علاج سے شفایاب نہیں ہورہے
047-6214226/0334-6372030

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
فون آفس: 047-6213550
پروپرائٹر: عامر گوپے راہ 0333-9797450

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD. CO.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

CASA BELLA
Home Furnishers
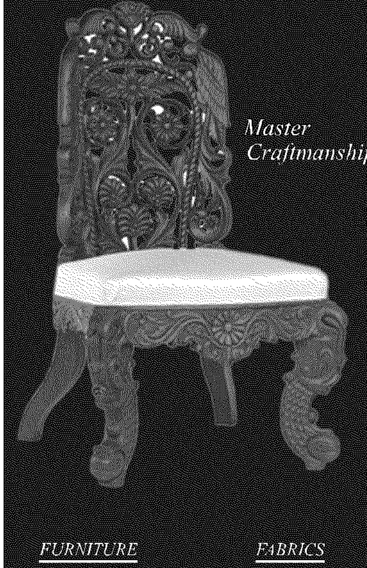
Master Craftmanship
FURNITURE
FABRICS
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

FD-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238